صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 12 اپریل 2011 بمطابق 8 جمادی الاوّل 1432 ہجری صبح گیارہ بجکر تین منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِO وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِکَ ظَنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنَ النَّارِO اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ۔

(ترجمہ): اے داوٗد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں خدا کے راستے سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (تیار) ہے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کائنات ان میں ہے اس کو خالی از مصلحت نہیں پیدا کیا۔ یہ ان کا گمان ہے جو کافر ہیں۔ سو کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے۔ کیا ان کو ہم ان کی طرح کر دیں گے جو ملک میں فساد کرتے ہیں۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔جناب شاہ حسین خان، شاہ حسین خان۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، شاہ حسین خان نشته، زه د هغوی په ځائے دا سوال پیش کوم۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر خو اووایه کنه۔

محترمہ نور سحر: سوال نمبر9۔

جناب سپیکر: جی۔

* 09 _ جناب شاہ حسین خان (سوال محترمہ نور سحر نے پیش کیا): کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) شہید بے نظیر بھٹویونیورسٹی ضلع دیر میں اسسٹنٹ پروفیسر فارمیسی کی خالی آسامی پر بھرتی ہوئی ہے جبکہ مذکورہ پوسٹ کیلئے فارمیسی میں پی ایچ ڈی بیرونی ملک سے ماسٹر ڈگری، ایم فل (پاکستان) کے حامل تعلیمی قابلیت کے ساتھ چار سالہ تدریسی تجربہ اور ریسرچ کی قابلیت درکار تھی؛

(ب) اگر(الف) کاجواب اثبات میں ہوتو:

(1) مذکورہ یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر فارمیسی کی آسامی پر بھرتی کا اخباری اشتہار/بھرتی ہونے والے امیدوار کانام، تعلیمی قابلیت، تدریسی تجربہ اور ریسرچ تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) حکومت مذکورہ آسامی پر خلاف قاعدہ بھرتی کوکینسل کرنے اوراہل، کوالیفائیڈ امیدوار کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(3) مذکورہ یونیورسٹی میں تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، اس وضاحت کے ساتھ کہ پی ایچ ڈی کی صورت میں تجربے کی ضرورت درکار نہیں ہوتی۔

(ب) (1) مذکورہ یونیورسٹی میں متذکرہ بالا آسامی پر بھرتی کا اشتہار مہیا کیا گیا اور ساتھ بھرتی شدہ اسسٹنٹ پروفیسر عبدالخالق جان کی ڈگری ایم فل (آرگینک کیمسٹری) فراہم کی گئی جو کہ ہائرایجوکیشن کمیشن کے 2004 کے نظر ثانی شدہ نصاب کے مطابق Pharmaceutical Chemistry کے

مساوی ہے۔ ساتھ ہی ان کا چھ سالہ تدریسی و تحقیقی تجربہ، دو بین الاقوامی اور ایک قومی ریسرچ پیپرز کی تفصیل فراہم کی گئی۔ جناب عبدالخالق جان کی تقرری ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کی مقرر کردہ تعلیمی قابلیت کے مطابق ہے کیونکہ ہائر ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق 'آرگینک' کیمسٹری فارمیسی کورس اور ریسرچ کا اہم حصہ ہے۔ مزید یہ کہ یونیورسٹی سلیکشن بورڈ کے مطابق 'آرگینک' کیمسٹری نہ صرف فارمیسی کورس بلکہ یونیورسٹی کے دوسرے شعبہ جات لائف سائنسز کیلئے بھی انتہائی ضروری ہے اس لئے مذکورہ امیدوار کی بھرتی کا فیصلہ کیا گیا ہے جو کہ یونیورسٹی کے بہترین مفاد میں ہے۔

(1) چونکہ مذکورہ تقرری، ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کی مقرر کردہ تعلیمی قابلیت کے مطابق ہے لہذا صوبائی حکومت اس میں مداخلت کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(2) مذکورہ یونیورسٹی میں بھرتی شدہ افراد کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی مکمل تفصیل فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: وایہ جی، سپلیمنٹری سوال څه دے؟

محترمہ نور سحر: سر دیکښے دا دی پوسټونه ئے ورکړی دی او پی ایچ ډی ئے ورکړی دی خو د دے پی ایچ ډی Name او چه کوم ځائے کښے دا ډګری Verified شوے ده، د دے HEC نه Verification دوئ نه دے ورکړے۔ Name of post ئے هم نه دے ورکړے او د ډګرئ Verification ئے هم نه دے ورکړے۔

جناب سپیکر: ښه جی۔ جناب آنریبل قاضی صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میرے خیال میں انہوں نے جو سوال پوچھا تھا، اس کی ڈیٹیل بتا دی ہے، یہ اگر زیادہ اس کی تفصیل پوچھنا چاہتی ہیں تو وہ میں ان کو فراہم کر دیتا ہوں، دوبارہ یونیورسٹی سے رابطہ کر کے۔ جو سوال شاہ حسین صاحب نے پوچھا تھا اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے، اس کے مطابق، اگر بی بی کو وہ ڈیٹیل بھی چاہیئے تو میں ان کو لا دونگا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، سپلیمنٹری سر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: سر آپ نے ایجنڈے پہ یہ کوئسچن رکھا ہے لیکن اس میں یہ (ب) جز میں انہوں نے جو جواب دیا ہے، چونکہ مذکورہ تقرری ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد کی مقرر کردہ تعلیمی قابلیت کے

مطابق ہے، لہذا صوبائی حکومت اس میں مداخلت کا ارادہ نہیں رکھتی، تو جناب سپیکر، اس کا مطلب ہے کہ اس اسمبلی یا اس حکومت کا کوئی اختیار نہیں ہے ان کی اپوائنٹمنس میں۔

جناب سپیکر: جی شاہ حسین خان! سپلیمنٹری سوال شروع دی، ستا څه شته پکښې ؟

جناب شاہ حسین خان: او جی۔ دا سے دہ جی چہ قاضی صاحب د خپل سیټ باندے تاسو ورته اووایئ چہ اودریږی، زہ بہ صرف دوہ سوالونہ کوم، دے د ما لہ د هغے جواب را کړی جی۔ زما یو سوال دا دے جی چہ دوئ لیکلی دی چہ 2004 د رولز مطابق د کس بھرتی تھیک شوے دہ خو دا د 2005 رولز چہ کوم دی جی، زہ تاسو تہ لږ هغه Quote کوم، تاسو تہ بنایم جی۔ دے د ما لہ د هغے ، څکہ چہ د 2005 رولز مطابق دا دہ چہ پہ فارمیسی کښے بہ ئے ایم فل کړے وی یا بہ پی ایچ ډی وی، دا ضروری دی جی، یو دا سوال دے جی۔ بل دیکښے دا دہ چہ دا کہ فرض کړہ دوئ دا وائی چہ دا 'آرگینک' کیمسټری چہ دہ، دا دے سرہ برابر دہ نو زہ بہ بیا دا سوال کومہ جی چہ فارمیسی کونسل هغه سړے رجسټر کوی چا چہ پہ فارمیسی کښے ایم فل یا پی ایچ ډی کړے وی۔ د دے مثال دا دے جی چہ یو کس پہ اردو کښے ایم اے کړے وی او هغه وائی چہ زہ بہ ایم فل یا پی ایچ ډی پہ انګریزئ کښے کوم یا پہ فزکس یا بیالوجی کښے جی----

جناب سپیکر: اودریږہ، واورو کنہ۔ جی گورنمنٹ کی طرف سے آنریبل قاضی صاحب، منسٹر ہائر ایجوکیشن۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جو انفارمیشن مجھے دی گئی ہے، اس میں 2004 کے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ایک ڈاکومنٹ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ 'آرگینک' کیمسٹری کو Pharmaceutical Chemistry کے برابر سمجھا جائے گا تو اسی کے حوالے سے میں نے اس کا ریفرنس دیا ہے، شاہ حسین کوئی اور بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کوئی Authentic document ہے؟ اس کی کاپی مجھے بھی دے دیں اور ان کو بھی دے دیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں لے آؤنگا سر، ان کو دے دونگا جی۔

جناب سپیکر: جی ان کے پاس کاپی ہے، شاہ حسین صاحب کو دی ہے؟ وہ موؤر ہیں کوئسچن کا۔

جناب شاہ حسین خان: زه دا وایمه جی، دا لیکلی دی کنه جی، دا دغه دے جی The Gazette of Pakistan، ٹھیک شو جی؟ په دیکبنے دا لیکی چه:

All the permanent faculty members must show first class degree in pharmacy and avail ------

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ان کے پاس فارمیسی کی ڈگری ایک ہی ہے؟

جناب شاہ حسین خان: نه----

جناب سپیکر: دا قاضی صاحب وائی، تو قاضی کے بقول تو ایک ہی ہے۔

جناب شاہ حسین خان: دا تاسو واوریدل جی۔

جناب سپیکر: جو ڈاکومنٹ وہ Show کر رہے ہیں، اس کی کاپی ذرا قریب عبدالاکبر خان کو دے دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، آرگینک کیمسٹری الگ چیز ہے اور Pharmaceutical Chemistry الگ چیز ہے اور فارمیسی الگ چیز ہے۔ وہ جو کوئسچن کر رہا ہے، وہ فارمیسی کے متعلق کر رہا ہے، یہ Pharmaceutical Chemistry کا جواب دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مجھے تو یہی بتایا گیا ہے کہ جب ان کا سوال ہم نے بھیجا تو اس کا جواب یہ آیا کہ Pharmaceutical Chemistry اور آرگینک کیمسٹری کو برابر سمجھا جائے گا اور فارمیسی اور فارماسوٹیکل Basically جہاں تک، چونکہ میرا یہ سبجیکٹ خود نہیں ہے میں اس پر بحث کی پوزیشن میں نہیں ہوں لیکن فارماسوٹیکل اور فارمیسی کا میرے خیال میں کوئی ایسا Link ہے، اگر----

جناب سپیکر: یہ جواب کہاں سے آیا آپ کو؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی، یہ یونیورسٹی نے سر جواب بھیجا ہے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر میں Rule 48 کے تحت نوٹس دیتا ہوں جناب سپیکر، اس پر۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب عبدالاکبر خان: میں نوٹس دیتا ہوں، جناب سپیکر، یہ بہت اہم سوال اس نے کیا ہے اور یہ بالکل الگ سبجیکٹ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر عبدالاکبر خان! اس کو پینڈنگ رکھیں تاکہ یہ تیار ہو کے آئیں۔

جناب شاہ حسین خان: سر، دیکښې زۀ تپوس کومه کنه۔

جناب سپیکر: هغه پکښې ډیټیل د سکشن ته ورکړو نوټس۔

جناب شاہ حسین خان: زۀ جی ضمنی سوال کوم کنه۔

جناب سپیکر: بس ابھی نوٹس آ گیا، چلیں Next۔

جناب شاہ حسین خان: نوټس به څوک ورکوی جی؟

جناب سپیکر: جی؟

جناب شاہ حسین خان: نوټس به څوک ورکوی؟

جناب سپیکر: هغه عبدالاکبرخان او نه وئیل، تا نه اوریدل؟

جناب شاہ حسین خان: موؤر، زۀ هم جی، نوټس به-----

جناب سپیکر: نو دا د ټول هاؤس پراپرټی ده، دیکښې هر سړے ورکولے شی۔ ته خو زوړ ممبر یے، پکار ده چه تا ته د هغے خبرو علم وی۔جی .Next، نور سحر بی بی۔

جناب عبدالاکبر خان: ما خو نوټس ورکړو۔

جناب سپیکر: پریږده چه دے ورکوی کنه۔ نور سحر بی بی، سوال نمبر؟ او زه خو وایم عبدالاکبر خان! شکر اوباسه چه شرینګل ته څوک لاړو۔ دا کوم ځائے کښې ده دا یونیورسټی؟ که کیمسټرئ والا وو او که هر څوک وو چه هغه تیار شو او لاړل هلته۔

جناب عبدالاکبر خان: خلق شته جی او هغوی سره د ګریانے هم شته۔

جناب سپیکر: بنه ده خلق شته، مطلب دا دے او زه په دے حیران یم چه ایچ ای سی چه ده، دا تاسو دلته راوړئ چه د قاضی صاحب د ډیپارټمنټ دا حال دے چه د یو سوال جواب نه شی ورکولے نو دوئ به ایچ ای سی دلته څنګه چلوی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: *سر، اس ضمن میں میں نے یہ عرض کی تھی کہ چونکہ یہ میرا اپنا سبجیکٹ نہیں ہے، میں اس کی ڈیٹیل آپ کو لادونگا، میں نے کیمسٹری نہیں پڑھی، شاہ حسین بھائی، میں نے اگر کمیسٹری-----*

جناب سپیکر: *ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے،*Okay۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں آپ کو سر، پہلے میں نے آپ سے کہہ دیا کہ میں انفارمیشن لے آؤنگا لیکن اگر آپ اس کیلئے-----

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اب ویسے بھی اس پہ نوٹس آگیا، اب تو ویسے بھی چلا گیا۔ جی سپلیمنٹری، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں جی، میں پہلی بار عجیب سی بات اس ہاؤس میں سن رہا ہوں کہ ایک منسٹر کے خود اپنے ڈیپارٹمنٹ سے جواب آتا ہے، نہ وہ اس سے پہلے اپنے ڈیپارٹمنٹ یا یونیورسٹی کے لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے کہ یہاں پر تیاری کر کے آئیں اور یہاں پر ایک منسٹر کے منہ سے جب اس طرح کی باتیں سنتے ہیں کہ مجھے علم نہیں ہے، یہ میرا سبجیکٹ بھی نہیں ہے، میں اس کو جانتا بھی نہیں ہوں، کسی کو بھی سب چیزوں کا اس کو علم نہیں ہوتا ہے لیکن جس کو ذمہ داری کا احساس ہو اور یہاں پر جب صبح وہ آتے ہیں یا پھر رات کو اس کا جو سوال ہوتا ہے، متعلقہ یونیورسٹی کے لوگوں کو بلاتے ہیں کہ آپ لوگوں نے یہ جواب دیا ہے، تھوڑا سا مجھے سمجھادیں لیکن میرے منسٹر کے پاس کوئی وقت نہیں ہے کہ اس کیلئے کہ یہ یہاں پر تیاری کر کے آئیں، تو یہاں پر اگر اس قسم کے جوابات آنے شروع ہو گئے کہ یہ میرا سبجیکٹ نہیں ہے، تو ہم یونیورسٹی کے وائس چانسلرز کو یا کسی کو آپ اجازت بھی نہیں دے سکتے کہ وہ آئے اور یہاں پہ اپنا کیس پیش کرے، تو میرے خیال میں اس قسم کی باتیں، یہاں پر ہمارے میڈیا والے بیٹھے ہیں اور ہمارے جو دوسری سائڈ کے لوگ بیٹھے ہیں اور یہ جب سنیں گے تو اس مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے، میرے خیال میں یہ بڑی شرمناک باتیں ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی جناب قاضی صاحب! کیا Explanation ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں درانی صاحب-----

جناب سپیکر: ابھی تو Probe ویسے بھی آگے جا چکی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، لیکن میرے خیال میں درانی صاحب نے بڑی Important بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ منسٹر تیاری کر کے نہیں آتے، سر میں یہ سمجھتا ہوں کہ Honesty سے، آپ کو دیانتداری کے ساتھ جواب دینا چاہیئے اور اگر آپ کسی چیز پر عبور نہیں رکھتے تو اس کے بارے میں بتادینا

چاہیئے۔ سوال یہ تھا کہ فارمیسی اور فارماسوٹیکل کیمسٹری کیا یہ ایک چیز ہیں؟ میرے پاس جو انفارمیشن ہے، میں نے لی ہے، میرے پاس سلیبس ہے، شاید ان کے پاس بھی جواب میں پڑا ہوگا، سلیبس میں فارماسوٹیکل کیمسٹری سارے سمسٹرز کے دوران پڑھائی جاتی ہے، میں نے یہ اجازت چاہی تھی، چونکہ میں خود کیمسٹری کا سٹوڈنٹ میٹرک میں تھا، اس کے بعد نہیں ہوں، اس لیول کا نہیں تھا، میں انفارمیشن لے کر ان کو دے دونگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، Okay, thank you، بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں، شاہ حسین صاحب! بیٹھ جائیں، بس اس کو لمبا نہ کریں، اور لوگوں کے بھی کوئسچنز ہیں نا، اس پہ نوٹس آ چکا ہے، بیٹھ جائیں آپ۔
Noor Sahar Bibi, next Question No. 07.

* 07 _ <u>محترمہ نور سحر:</u> کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا کی سرکاری یونیورسٹیوں کے زیر نگرانی نجی ڈگری کالجوں کی تعداد کتنی ہے، ضلع وار تفصیل بتائی جائے؛

(ب) ہائر ایجوکیشن ریگولیٹری اتھارٹی HERA نے اپنے قیام سے لیکر اب تک سرکاری یونیورسٹیوں کے زیر انتظام کتنے نجی ڈگری کالجوں کے خلاف بوجہ معیار برقرار نہ رکھنے اور زیادہ فیسیں چارج کرنے پر کارروائی کی ہے؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں سرکاری یونیورسٹیوں کے زیر نگرانی نجی مد کے ڈگری کالجوں کی تعداد 237 ہے جو مختلف سرکاری یونیورسٹیوں کے ساتھ الحاق شدہ ہیں، تفصیل فراہم کی گئی۔

(ب) ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام کے بعد اب تک اتھارٹی کو صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع سے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے قیام اور اندراج کے متعلق 200 سے بھی زیادہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ریگولیٹری اتھارٹی کی جائزہ کمیٹی اب تک تقریباً 190 مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے دورے کر چکی ہے جن پر تقریباً 36 نئے کالجوں اور 05 یونیورسٹیوں کو ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ریگولیٹری اتھارٹی کے مقرر کردہ معیار پر پورا نہ اترنے پر رد کر چکی ہے۔

ریگولیٹری اتھارٹی حال ہی میں صوبہ خیبر پختونخوا پشاور میں غیر قانونی قائم افغانی آریانہ یونیورسٹی پشاور اور اس کے ذیلی کیمپس آریانہ میڈیکل کالج مردان کو غیر قانونی قرار دے کر اس کی تعلیمی سرگرمیاں بند

کرنے کی ہدایات جاری کرچکی ہے اور بعد میں ان کی انتظامیہ کو مبلغ پانچ لاکھ روپے جرمانہ کرکے ان کے خلاف کریمنل ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے جو عدالت میں اب بھی زیر سماعت ہے۔

ریگولیٹری اتھارٹی کو اب تک کسی ڈگری کالج / یونیورسٹی کے خلاف زیادہ فیس چارج کرنے پر کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے، اگر کوئی ایسی شکایت موصول ہو جاتی ہے تو اتھارٹی ہذا اس پر فوری کارروائی عمل میں لاتی ہے اور اس ادارے کی انتظامیہ اور متعلقہ یونیوسٹی سے باز پرس کرتی ہے اور ضرورت پڑنے پر ان کے خلاف صوبہ خیبر پختونخوا کے قانون نمبر XXVII مجریہ 2001 کے دفعہ (a)19 کے تحت انضباطی کارروائی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔

صوبہ خیبر پختونخوا میں نجی تعلیمی اداروں کی تعداد تقریباً 237 ہے جن میں سے 163 کالجز ریگولیٹری اتھارٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں جبکہ 74 کی رجسٹریشن ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔ ان کالجز کا الحاق پشاور یونیورسٹی اور مالاکنڈ یونیورسٹی کے ساتھ ہے۔

مذکورہ کالجز کو نہ صرف ریگولیٹری اتھارٹی بلکہ گورنر صوبہ خیبر پختونخوا اور منتظم اعلیٰ، چیف منسٹر بھی کئی دفعہ ہدایات دے چکے ہیں کہ جلد از جلد اپنی رجسٹریشن ادارہ ہذا کے ساتھ کروائیں۔ مذکورہ یونیورسٹیوں کی انتظامیہ کے عدم تعاون کی وجہ سے یہ ادارے ابھی تک رجسٹرڈ نہیں ہوئے ہیں۔

یہ معاملہ سول جج XIV کی عدالت میں محمد نواز بنام چیئرمین ہیرا وغیرہ کے عنوان سے زیر سماعت ہے۔ عدالتی فیصلہ کے بعد ہی 'ہیرا' ان کالجوں کی رجسٹریشن کے بارے میں کوئی اقدامات کرسکے گی۔ تفصیلات فراہم کی گئیں۔

Mr. Speaker: Ji, supplementary?

محترمہ نور سحر: جی، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں نے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ اس سلسلے میں یہ کہتے ہیں کہ 17 کالجز کی رجسٹریشن ابھی تک نہیں ہوئی، ان کالجز کا الحاق پشاور یونیورسٹی یا ملاکنڈ یونیورسٹی کے ساتھ ہے، کیا اس سلسلے میں انہوں نے بورڈز اور یونیورسٹیوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ان کو امتحانات میں اجازت نہ دی جائے؟ دوسرا یہ ہے کہ حیات آباد اور شہروں کے اندر جو کالجز اور یونیورسٹیاں کھولی گئی ہیں، ان کے خلاف کوئی انہوں نے ایکشن لیا ہے؟ چونکہ یونیورسٹی اور کالجز شہروں اور گلیوں اور حیات آباد کے اندر نہیں ہونے چاہیئے، ان کے خلاف انہوں نے ایکشن ابھی تک کیوں نہیں لیا؟

جناب سپیکر: It's a good question، یہ والا نہیں، جو اریجنل کوئسچن آپ کا ہے، بہت اچھا ہے لیکن اس کے ساتھ تو آپ کو کچھ لسٹ بھی Provide کرنا چاہیئے تھا کہ ڈیپارٹمنٹ کی بہت اصلاح ہو سکتی تھی Anyhow, ji Minister for Higher Education۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جو بی بی نے پوچھا ہے کہ جن کالجز کا یا اداروں کا Affiliation پشاور یونیورسٹی کے ساتھ ہے یا کسی اور یونیورسٹی کے ساتھ ہے، ان کے بارے میں تو یونیورسٹی آف پشاور کے ساتھ ہمارا کافی عرصے سے یہ سلسلہ چل رہا ہے کہ آپ کی جہاں پر نئی یونیورسٹیز بن گئی ہیں، ان ڈسٹرکٹس میں ان کی جو Territory ہے، ایک جگہ میں جتنے بھی کالجز ہونگے، پھر اسی یونیورسٹی کے ساتھ ان کا الحاق ہونا چاہیئے لیکن کچھ ادارے ایسے ہیں کہ جو پشاور یونیورسٹی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، وہ ان کو نہیں چھوڑنا چاہتے اور ہم نے اس پر کافی بحث و مباحثہ، خطوط آنے جانے لگے ہوئے ہیں ہیرا کے ساتھ اور امید ہے کہ Ultimately انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو پشاور یونیورسٹی سے ہٹا کے اپنے جو اس ضلعے کی یونیورسٹی ہے، اس کے ساتھ جڑوادیں گے۔ جو انہوں نے سر، یہ سوال کیا ہے کہ رہائشی علاقوں میں ادارے کھولے گئے ہیں تو سر میرے پاس ایسی کوئی ڈیٹیل نہیں ہے، میں سمجھتا کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی Conditions میں یہ ہوگا کہ کوئی ادارہ جب کھلتا ہے تو Specifically کونسی جگہ پہ وہ بن سکتا ہے یا کونسی جگہ پر نہیں بن سکتا؟ اس کیلئے ٹی ایم ایز ہیں جی یا اور جو محکمے ہیں، ان کے زمرے میں آتا ہے اور اس طرف سے اگر کوئی شکایت آئے تو ہم اس پر ایکشن لے سکتے ہیں۔

Mr. Speaker: Ji, next, Question No. 08. Noor Sahar Bibi.

* 08 _ محترمہ نور سحر: (الف) کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ڈگری کالج ڈگر بونیر میں سائنس ٹیچر کی خالی آسامی کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) گورنمنٹ ڈگری کالج ڈگر (بونیر) میں سائنس مضامین کی تمام پوسٹوں پر تعیناتی کی گئی ہے اور ان پوسٹوں پر اساتذہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں، صرف باٹنی کی پوسٹ خالی ہے جس کو عنقریب پروموشن یا پبلک سروس کمیشن کے منتخب امیدوار کے ذریعے پر کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: Yes Sir۔ سر، ابھی میں نے چیمبر میں پرنسپل صاحب ڈگری کالج ڈگر سے بات کی ہے، وہ ابھی بتاتے ہیں کہ انہوں نے جو ابھی ہمیں ڈیٹیل دی ہے کہ باٹنی کی پوسٹ خالی ہے، وہاں پر باٹنی کی Post fill ہو چکی ہے، امبار خان نام کا ایک بندہ وہاں پر کام کر رہا ہے اور وہاں پر وہ بچوں کو پڑھا رہا ہے جبکہ سٹیٹسٹکس کی جو پوسٹ ہے، وہ خالی پڑی ہوئی ہے تو اس فورم کو یہ غلط انفارمیشن دیتے ہیں تو یہ تو پھر اور بات ہے، اس کی پھر انکوائری کمیٹی مقرر کی جائے یا اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔ جو سیٹ خالی تھی سٹیٹسٹکس کی، وہ اس کو چھوڑ کر باٹنی قرار دے رہے ہیں۔ جب میں نے ان سے کہا کہ سائنس کا ٹیچر Provide کر دیں تو اور کوئی انہوں نے Provide کر دیا، تو اس کیلئے غلط انفارمیشن اس فلور پر کیوں Provide کی ہیں؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بی بی Actually follow کر رہی تھی لیکن جواب میرا آج کا تو نہیں تھا، اس پر کچھ دن گزر ہوئے ہونگے، سلسلہ چلتا رہا ہے سر، ہمارے پاس درخوستیں یہی آنریبل ممبرز لاتے ہیں، لوگ لاتے ہیں، کسی کو ٹرانسفر کر کے اس دوران میں اگر بدل دیا تو اس کیلئے میں نہیں کہہ سکتا لیکن جس وقت ہم نے یہ انفارمیشن بھیجی تھی، وہ بالکل Intact تھی، مقصد یہ تھا سر کہ کالجز میں جگہ خالی نہ رہے۔ اگر اب سٹیٹسٹکس والی ہے، انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے، انشاء اللہ اب سٹیٹسٹکس ہم Fill کرینگے۔

محترمہ نور سحر: سر، اگر آپ اس کو کمیٹی بھیج دیں جی تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو کمیٹی اس میں کیا کرے گی؟

محترمہ نور سحر: سر تو پتہ چل جائیگا، یہ ابھی خالی نہیں ہوئی، یہ تین سال سے خالی پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے ایشورنس، بی بی! آپ ایسی چیز پر Insist کر لیں جب منسٹر کی طرف سے ایشورنس نہیں آتی، ایشورنس آ گئی اور اب اسمبلی Proper follow up کر رہی ہے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری طرف سے یہ 28 مارچ کو گئی تھی اور 8 اپریل کو اس کا جواب آ گیا، With ten days آ گیا، اس سے اچھا Response اور کیا ہو سکتا ہے؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، بہت سی پوسٹیں خالی ہیں اور منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں کہ ایک پوسٹ ہے اور دس دن کی بات ہے تو کیا یہ ٹھیک نہیں ہوگا کہ ٹی بریک میں آپ اپنے سٹاف کو ذرا کہہ دیں کہ وہ ڈی سی او یا متعلقہ کالج سے فون پر معلوم کریں کہ منسٹر صاحب یہاں پر جو ہاؤس میں کچھ Statementدے رہے ہیں، وہ واقعی صحیح ہے یا غلط ہے؟ تو میرے خیال میں اگر کوئی غلط Statementاس کو ڈیپارٹمنٹ نے دی ہے تو ضرور اس پر کارروائی ہونی چاہیئے کہ آئندہ اس معزز ایوان کو کوئی غلط Statementنہ دے، تو میں آپ سے گزارش کرونگا کہ یہ ذرا آپ معلوم کریں۔۔۔۔

Mr. Speaker: It will be verified.

قائد حزب اختلاف: کہ آئندہ کوئی اس طرح نہیں کریگا کہ اس معزز ایوان میں غلط بیانی کرے۔

جناب سپیکر: یہ سیکرٹری صاحب! اس کو Verify کرلیں، اس کے بعد۔ مفتی کفایت اللہ، سوال نمبر جی؟

مفتی کفایت اللہ: دا سوال نمبر ئے مخکبنے 60لیکلے وو، اوس ئے 30لیکلے دے۔

جناب سپیکر: 38، 38، میرے ساتھ جو ہے، وہ 38ہے۔ وہ جی ایسا ہے کہ تھوڑا ہمارا وہ Pursue کررہے ہیں، دس دن میں ہم جواب مانگ رہے ہیں تو اتنی تھوڑی بہت غلطی تو ہوتی رہے گی۔

* 38 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2005 میں ضلع مانسہرہ سمیت قرب وجوار کے دیگر اضلاع میں شدید زلزلہ آیا تھا جسکی وجہ سے دیگر شعبوں کی طرح سکولز بھی متاثر ہوئے ہیں؛

(ب) کیا متاثرہ تمام سکولوں کو گرایا گیا تھا مگر ابھی تک انکی تعمیر نہیں ہوسکی جس کی وجہ سے بعض سکولوں میں طلباء وطالبات بغیر چھت کے کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کررہے ہیں؛

(ج) جو سکولز ابھی تک مکمل تعمیر نہیں ہوئے، انکی تعداد کیا ہے، حلقہ وائز تفصیل بتائی جائے نیز مذکورہ سکول کہاں کہاں واقع ہیں اور محکمہ انکی تعمیر کیلئے کیا اقدامات کررہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں، رپورٹ / لسٹ کے مطابق 1879 سکول زلزلہ 2005 کی وجہ سے ضلع مانسہرہ میں متاثر ہوئے تھے۔ ان میں سے 1221 سکول 'ایرا' کی Strategy میں شامل تھے جن میں سے 495 سکول کی دوبارہ تعمیر 'ایرا / پیرا' نے مکمل کردی ہے۔ باقیماندہ 480 سکول اس وقت زیر تعمیر ہیں اور 199 سکول ٹینڈر پراسس میں ہیں، بقایا 47 سکول ڈیزائن سٹیج میں ہیں۔ محکمہ تعلیم ضلع مانسہرہ نے مندرجہ بالا سکولوں کے سائٹس 'ایرا' کے حوالے کیے ہیں۔ کل 1879 سکولوں میں 658 کی عمارتیں

جن کی حالت خستہ تھی، No Strategy میں شامل کیے گئے، ان میں سے دس سکولوں کی تعمیر محکمہ تعلیم صوبہ خیبر پختونخوا نے ایک 'فرینڈ' نامی این جی او کے تعاون سے مکمل کی اور مزید چودہ سکولوں کی دوبارہ تعمیر کے سلسلے میں اسی این جی او سے گفت وشنید جاری ہے، نیز محکمہ تعلیم مانسہرہ نے 658 سکولوں کا پی سی ون بمع لاگت 2689.618 ملین روپے بنا کر ڈی آر یو مانسہرہ کو 19-02-2010 کو بھیجا ہے جس پر 'ایرا' کی طرف سے کارروائی باقی ہے۔ علاوہ ازیں محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، خیبر پختونخوا نے یہ مسئلہ مختلف ڈونرز کے ساتھ زیر بحث لایا ہے۔

(ج) حلقہ وار تفصیل مہیا کی گئی۔

سکولوں کی دوبارہ تعمیر کیلئے اقدامات کی وضاحت جز (ب) کے جواب میں دی گئی ہے۔ تفصیل مہیا کی گئی۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: شکریہ جی۔ میں اس سوال کا جو (ج) جز ہے، اس کے متعلق ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ 2005 میں زلزلہ آگیا تھا تو کتنے Totally damages ہوئے ہیں یا Partially damages ہوئے ہیں؟ انہوں نے اس کی تفصیل بتائی ہے۔ تفصیل میں انہوں نے بتایا ہے کہ پی ایف 53 میں 123 سکول اور پی ایف 54 میں 51 اور پی ایف 55 میں 96 اور پی ایف 56 میں 60 اور پی ایف 57 میں 189 اور پی ایف 58 میں 115 ایسے سکول ہیں جو ابھی تک نہیں بنائے جا سکے، اس کا میزانیہ جناب سپیکر، بنتا ہے 635 اور جو انہوں نے رپورٹ دی، وہ یہ ہے کہ 2005 سے لیکر 2011 تک جو سکول مکمل ہوئے ہے ہیں، وہ 495 ہیں، تو ایسا تو نہیں ہے کہ مونچھیں داڑھی سے بڑھ گئی ہیں، جو رہتے ہیں چھ سال، اس کیلئے پھر ایک اور چھ سال کی ضرورت ہو گی، تو میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ زلزلہ سے بہت زیادہ نقصان محکمہ تعلیم کا ہوا ہے، تو اتنے جو 635 سکولز ہیں، یہ کب بنیں گے اور کب تک بن جائینگے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji. Javed Abbasi Sahib, next supplementary question?

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، اس میں ایک سپلیمنٹری پوچھنا چاہ رہا تھا۔ یہ بہت اہم کوسچن ہے جناب سپیکر، جو مفتی کفایت اللہ صاحب نے پوچھا ہے۔ یہ (ب) جز میں انہوں نے پوچھا ہے کہ متاثرہ سکولوں کو گرایا گیا تھا مگر ابھی تک تعمیر ممکن نہ ہو سکی جس کی وجہ سے بعض سکولوں میں طلباء وطالبات بغیر چھت کے کھلے آسمان تلے رہ رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس فلور پر کہا تھا کہ بے شمار ایسے سکولز ہیں جناب سپیکر، جن کو 'ایرا' اور 'پیرا' نے گرادیا تھا، ابھی تک ان کا ایک پتھر بھی نہیں لگا جناب سپیکر، ایک اینٹ بھی نہیں لگی اور منسٹر صاحب سے پہلے ہم نے سوال کیا تھا اور انہوں نے اس بات کو یہاں ایڈمٹ کیا تھا کہ سکولوں کو گرادیا گیا ہے، بچے کھلے آسمان کے نیچے پڑھ رہے ہیں کئی

سالوں سے جناب سپیکر اور ابھی جو بائیس سکولوں کا کام ہو رہا تھا جناب سپیکر، چھت نہیں پڑی ان پر، اس کو اس لئے روک دیا گیا ہے کہ ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے، تو میرا سوال ہے کہ کب تک یہ ممکن ہو سکے گا؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل منسٹر صاحب، سردار بابک صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر، سپلیمنٹری۔۔۔۔

<u>جناب تاج محمد خان ترند</u>: جناب سپیکر، ایک منٹ جی۔

<u>Mr Speaker</u>: One question, only one more.

آپ دونوں آپس میں Toss ڈالیں یا کچھ کریں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ ایبٹ آباد اور ہزارہ ڈویژن میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھری کوسچنز سے زیادہ نہیں ایک بندہ، جس کا زیادہ زلزلہ سے Affected zone ہو۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: چھوٹا سا ضمنی کوسچن کرونگا، بڑا کوسچن نہیں ہے میرا۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ پھر تقریریں شروع کر دیتے ہیں نا۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میں تقریر نہیں کرنا چاہتا۔

<u>جناب سپیکر</u>: خالی کوسچن پوچھیں، بالکل پوچھیں۔

<u>جناب تاج محمد خان ترند</u>: جناب سپیکر، مجھے بھی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کے بعد۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: مفتی کفایت اللہ صاحب نے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کوسچن جی، کوسچن۔ مفتی صاحب کو چھوڑ دیں، کوسچن کر لیں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میرا کوسچن یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ چونکہ 'ایرا' اور 'پیرا' نے سکول کی بلڈنگز جو کچھ گر گئی تھیں اور جو تھوڑا جسکا نقصان ہوا تھا، ان بلڈنگوں کو انہوں نے گرایا دیا تھا اور بچے بالکل باہر بیٹھے ہوئے ہیں، تو میرا منسٹر صاحب سے یہ کوسچن ہے کہ چونکہ اس کیلئے فنڈ 'ایرا' اور 'پیرا' نے دینا ہے اور تعمیر بھی انہوں نے کرنی ہے، ابھی تک ٹھیکیداروں نے کام بند کر دیا ہے تو میرا یہ منسٹر صاحب سے کوسچن ہے کہ آیا وہ بچوں کو گرمی سے بچانے اور بارش کا تو سلسلہ بھی ہے، اس کیلئے کوئی Date فراہم کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ۔ تاج محمد ترند صاحب، کوسچن۔

جناب تاج محمد خان ترند: زما صرف جی د منسٹر صاحب نه دا کوئسچن دے جی، دیکښے جی دوئ لیکلی دی چه 658 سکولونو چه دا Non Strategy دی، دا صرف د مانسهرے تعداد ئے ښودلے دے جی، د دے نه علاوه په بټگرام، مانسهره کښے او ایبټ آباد کښے نورے هم چه کومے ضلعے متاثره شوی دی، هغے کښے ډیر داسے تعداد دے چه هغه د سکولونو Strategy کښے شامل نه دی۔

جناب سپیکر: تاج محمد خان، وہ آپ Separate question بھیج دیں، نیا کوئسچن اور لے آئیں۔

جناب تاج محمد خان ترند: زه جی صرف دا کوئسچن کومه چه Non Strategy سکولونه چه هغے د پاره ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ټهیک ده خو مفتی صاحب چه د کوم سوال پوښتنه کړے ده، هغه ئے د مانسهرے کړے ده تشه، د هغے بل کوئسچن را اولیږه، Within a week time به درله د هغے جواب راشی۔ سردار بابک صاحب، منسټر ایجوکیشن، پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، د مفتی صاحب دا ډیره زیاته اهمه مسئله ده او بیا په 2005 کښے چه بدقسمتئ نه کومه ډیره لویه زلزله راغلے وه، هغے ډیر زیات تاوان کړے وو، ډیر زیات نقصان ئے کړے وو۔ بیا ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته او د ایجوکیشن ادارو ته ډیر زیات نقصان رسیدلے وو او سپیکر صاحب، تاسو ته به هم یاد شی او ماته هم یاد شی، دا سوال مخکښے هم مفتی صاحب راوړے وو او مونږ پوره پوره کوشش کړے دے چه د مفتی صاحب چه کوم سوالونه په ذهن کښے دی چه مونږ د هغے جواب ورکړو او بیا دا یوه خبره ډیر زیات حقیقت دے چه ډیر زیات، تقریباً څه اتلس سوه یو کم اتیا داسے سکولونه دی چه دا په جزوی توگه باندے یا په مکمله توگه باندے په هغه افت کښے تباه شوی دی او بیا سپیکر صاحب، داسے شوی دی چه د هغه وخت حکومت، چه مرکزی حکومت وو او بیا صوبائی حکومت دلته کښے وو او دا بیا ډیره زیاته د خوش قسمتئ خبره وه چه په هغه وخت کښے د مفتی صاحب دوئ حکومت وو، سټریټجی نه وه جوړه شوے، لکه

زه چه اوس د خپل حکومت موازنه کومه سپیکر صاحب، دا په وخت وئیل زه ډیر گنړمه چه زمونږ په دے وخت کښے نورلس سوه سکولونه داسے دی چه دا یا د Militancy په وجه باندے یا د قدرتی افت په وجه باندے تباه شو۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب! اپنی سیٹ پر بیٹھیں، یہ منی اسمبلی ختم کریں جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: او په هغه وخت کښے اتلس سوه یو کم اتیا سکولونه داسے وو چه دا د قدرتی افت په وجه باندے تباه شو چه زمونږ حکومت هغے ته سټریټجی جوړه کړه او هغے ته حکمت عملی جوړه کړه، نن بشمول ملاکنډ ډویژن چه د ټولو نه زیات متاثره چه وو، هغه ملاکنډ ډویژن وو او زیات سوات وو، زه نن په فلور آف دی هاؤس دا خبره کولے شم چه په دوه کاله کښے دننه باوجود د دے نه چه په هغه وخت کښے ټولے دنیا دلته مرسته کړے وه، دلته ئے مالی کمک کړے وو، دلته بدنی مرستے ئے کړے وے، که مونږ هغے مرستو ته اوگورو که بیا مونږ دے مرستو ته اوگورو نو دا مرستے انتهائی کمے دی، هغه مرستے انتهائی سیوا وے خو چونکه په هغه وخت کښے صوبائی حکومت حکمت عملی نه وه کړے، د هغے ناکاره حکمت عملئ په وجه باندے تر اوسه پورے هغه سوالونه چه دی، هغه نن راپورته کیږی او هغه سکولونه چه دی، هغه تر اوسه پورے نه دی جوړ۔ زمونږ په وخت کښے چه نورلس سوه سکولونه وران شو، اتیا فیصده داسے سکولونه دی چه هغه جزوی طور باندے یا مکمل توگه باندے وران وو، دا خو یا مکمل شوی دی او یا مکمل کیدو کښے دی، په هغے باندے کار روان دے او زه په فلور آف دی هاؤس دا خبره کومه چه انشاءاللہ په کال کښے دننه دننه زمونږ په دے صوبے کښے د Militancy hit چه کوم سکولونه دی یا د قدرتی افت په وجه چه کوم سکولونه دی، په کال کښے دننه دننه به انشاءاللہ 100% هغه سکولونه مونږه بیا تعمیروؤ او انشاءاللہ هغه به مونږ بیا بحالوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you, ji.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، یو خبره بله کومه، یوه خبره ضروری ده جی، بله۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، بس دومره Explanation بس وو۔ Again Myfti Kifayatullah Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، ما هم په یوه ضروری مسئله باندے خبرے کول غوښتل که تاسو مهربانی اوکړئ او یو څو منټه ټائم راکړئ؟

جناب سپیکر: دا 'کوئسچنز آور' چه ختم شی نو بیا به درکړم جی۔

قائد حزب اختلاف: ښه جی۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' نه بعد جی۔ مفتی صاحب، بل سوال جی۔

* 39 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر ایلیمنٹری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا صوبے میں تخریبی کارروائیوں اور فوجی آپریشن کی وجہ سے مختلف سکولز جزوی یا کلی طور پر متاثر ہوئے ہیں اور بعض سکول اب بھی فوجیوں کے زیر استعمال ہیں؛

(ب) فوجیوں کے زیر استعمال سکولوں کو کب تک واگزار کرایا جائے گا، نیز اس کے متبادل انتظام کی تفصیل کیا ہے؛

(ج) فوجی آپریشن میں کتنے سکول کلی یا جزوی طور پر متاثر ہوئے ہیں اور فوجیوں کے زیر استعمال کتنے سکول ہیں اور ان سے کتنے طلباء متاثر ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت نے سکولوں کو سابقہ پوزیشن پر لانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، تخریبی کارروائیوں اور فوجی آپریشن کی وجہ سے صوبے میں مختلف سکول تباہ ہوئے ہیں لیکن جہاں تک دوسرے پہلو کا تعلق ہے تو ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسرز (ای اینڈ ایس ای) کی رپورٹس کے مطابق کوئی بھی سکول فوجیوں کے زیر استعمال نہیں۔

(ب) جواب کا جز (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) گزشتہ دو سالوں کے دوران تخریب کاری / دہشت گردی اور فوجی آپریشن کی وجہ سے پورے صوبے میں 710 سکول تباہ ہوئے جن میں ملاکنڈ ڈویژن کے 640 سکول جزوی یا کلی طور پر تباہ ہوئے اور 70 سکول صوبے کے دوسرے اضلاع (ملاکنڈ ڈویژن کے علاوہ) میں جزوی یا کلی طور پر تباہ ہوئے۔

ضلع وائز تفصیل فراہم کی گئی۔ ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسرز (ای اینڈ ایس ای) کی رپورٹس کے مطابق کوئی بھی سکول فوجیوں کے زیر استعمال نہیں۔ ملاکنڈ ڈویژن کے 164 کلی طور پر تباہ سکولوں میں سے 112 سکولوں پر کام شروع ہو چکا ہے اور 52 سکول ٹینڈرنگ پراسس میں ہیں اور اسکے علاوہ 476 جزوی تباہ سکولوں میں 334 سکولوں پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 142 سکولوں پر کام جاری ہے۔ 70 سکول جو صوبے کے مختلف اضلاع (ملاکنڈ ڈویژن کے علاوہ) میں جزوی یا کلی طور پر تباہ ہوئے، 38 کلی طور پر تباہ سکولوں میں سے اب تک 5 سکولوں پر کام شروع کیا جا چکا ہے اور 33 سکول پی سی ون کی تیاری اور منظوری کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ 32 جزوی طور پر تباہ شدہ سکولوں میں اب تک 2 سکولوں پر کام شروع کیا جا چکا ہے اور 30 سکول پی سی ون کی تیاری اور منظوری کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: دا جی د جنگ حالت کښې یو مونږ او د هغې د ټولو نه غټه ملبه چه ده، هغه په تعلیم باندې راغې۔ زما خو منسټر صاحب ته ګزارش دے چه زه د منسټر صاحب د تنګولو د پاره بحث نه کوم، زه خو وایم چه څه ماسټر پلان جوړ شی د نورو محکمو په مقابله کښې دے محکمې ته زیاته توجه اوشی او دا چه زمونږ دا سکولونه قبضه دی، د هغه سکولونو په ځائې باندې متبادل انتظام اوشی، دے ته مزید فنډز ملاؤ شی۔ زما خو دا رائې ده چه د دوئ په سرګرمیانو کښې څه قسم رکاوټ را نه شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'امپرومنټ' را شی۔

مفتی کفایت اللہ: او که تاسو ئې ما له هغه روایتی جواب راکړئ نو بیا ما ته جی افسوس دے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او دریږه چه موؤر خو لږ کښېنی کنه۔ جی، نورسحر بی بی۔ تاسو یو منټ، مفتی صاحب۔ ضمنی سوال، نور سحر بی بی۔ نور سحر بی کا مائیک آن کریں۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ان سے میں ملاکنڈ ڈویژن کے سکولوں کے حوالے سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھتی ہوں کہ انہوں نے اس میں فنڈز کی تفصیل نہیں بتائی ہے کہ کتنا فنڈ

اس کیلئے منظور ہوا ہے اور کتنا فنڈز اس کیلئے اور منظور ہونا چاہیئے کہ اس کی تیاری مکمل ہو جائے، تفصیل انہوں نے یہ نہیں لکھی ہے۔

مفتی سید جاجان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: جی په دے (الف) جز کښے دوئ وائی کنه: "اور بعض سکول اب بھی فوجیوں کے زیر استعمال ہیں"۔ دا جی جواب کښے لیکی:"لیکن جہاں تک دوسرے پہلو کا تعلق ہے تو ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسر کی رپورٹس کے مطابق کوئی بھی سکول فوجیوں کے زیر استعمال نہیں۔"، زما جی دوه سکولونه زما د کلی دی، زه جی دا وایم چه دا غلط بیانی شوے ده، تاسو جی زما خبره صحیح نه ده اوریدلے، دا لیکی: "اور بعض سکول اب بھی فوجیوں کے زیر استعمال ہیں۔" جواب کښے جی دوئ لیکلے دی: "لیکن جہاں تک دوسرے پہلو کا تعلق ہے تو ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسرز (ای اینڈ ایس ای) کی رپورٹس کے مطابق کوئی بھی سکول فوجیوں کے زیر استعمال نہیں ہے۔" گورنمنټ هائی سکول توره واړئ اوس هم ورکښے دوه سوه فوجیان پراته دی جی، گورنمنټ پرائمری سکول توره واړئ کښے هم جی فوجیان پراته دی جی، دا ولے مونږ ته وائی چه دا دلته کښے نه دی پراته ورکښے ؟ دا غلط بیانی ده او بل جی زه دا تپوس کوم، بابک صاحب خو دا وائی چه زمونږ حکومت دا کړی دی، درے کالونه اوشو جی، یو حکومت په بچو باندے دومره رحم نه شی کولے چه د هغوی د سکولونو نه فوجیان اوباسی او بل ځائے ورته اونیسی او دے بچو ته سکول خالی کړی، درے کاله اوشو جی۔ یقین دهانئ مونږ ته بار بار اوشولے، د هغے باوجود درے کالو نه دا دوه سکولونه بند دی۔ دا غلط بیانی چه چا کړے وی، دا د سره د دے ټول ایوان استحقاق مجروح شوے دے۔

جناب سپیکر: جناب سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب۔ بالکل دا ما چه بیګاه دا جواب کتو سپیکر صاحب، مفتی جانان صاحب سره زه په دے خبره کښے اتفاق کومه چه بالکل د دوئ په ضلع کښے دا سوال دوئ دلته کښے راوړے هم وو او مونږ د

دوئ په درخواست باندے هلته خبره هم کړے وه چه هلته کښے یو دوه سکولونه داسے دی چه هغه د فوجیانو صاحبانو، زمونږ د فورسز، وجه دا ده چه تاسو ته معلومه ده چه په هنگو کښے هم حالات خراب وو یا زمونږ په داسے ضلعو کښے چه حالات خراب وو نو هغه فورسز چه وو، هغه Accommodate کول ضروری وو، په دیکښے هیڅ شک نشته دے چه تعلیم چه دے، د هغے یو خپل اهمیت دے خو زما یقین دا دے چه د دے اهمیت او د دے ضرورت نه مونږ هیڅوک انکار نه شی کولے چه دے وطن کښے بیا زمونږ په دے صوبه کښے چه کوم حالات وو، هلته Forces accommodate کول چه وو زما یقین دا دے چه د هغے اهمیت او د هغے ضرورت چه دے، هغه هم مونږه نظر انداز کولے نه شو، نو دلته کښے ډیپارټمنټ بالکل د غلط بیانئ نه کار اغستے دے او دا نه پوهیږم چه Clerical mistake دے یا هر Mistake ترینه شوے دے، بهرحال۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو Clerical mistake بابک صاحب نه شی کیدے، دا خو دومره غټ ټکی لیکلی دی، دے ته څوک Clerical mistake وائی؟ دا خو دغه کړے دے څه ورته وائی غلفت، غفلت ورته وئیلے شی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، بهرحال داسے ده جی، زه به د هغوی نه تپوس اوکړمه چه کوم ایس او هلته ناست دے، سیکرټری صاحب هم دلته کښے ناست دے، دلته کښے اوس هم مونږه سره بعضے سکولونه شته چه په هغے کښے فورسز موجود دی، لهذا تر دغه حده پورے دا غلطی شوے ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: د مفتی صاحب دا ایشو به څنگه Redress کړئ، ټهیک کیږی به څنگه؟ دا سکولونه به د دوئ بچو ته۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: که کمیټئ ته لاړ شی کنه جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: چه دلته سوال شوے دے ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایشو، ایشو به حل کول وی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ماله یو منټ راکړئ سپیکر صاحب۔ سوال دا چه آیا اوس هم داسے سکولونه شته دے چه په هغے کښے زمونږ فورسز چه کوم دی، هغه پراته دی؟ د ډیپارټمنټ نه دا غلطی شوے ده چه هغوی وائی چه نه داسے سکول نشته خو زه پخپله وایم چه دا غلطی شوے ده او زما یقین دا دے چه د دے نه نوره ایشو جوړول نه دی پکار۔ د کومے پورے چه بیا د دے خبرے تعلق دے چه کله به دا فورسسز اوځی؟ دغه مونږ ورسره خبره کړے هم ده او په ذاتی توګه باندے به زه دا خبره د هغوی سره 'ټیک اپ' کړم او دا سکولونه چه دی دا به مونږه خالی کړو۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زه په دیکښے یو ضمنی سوال کول غواړم چه د آرمی والا ته متبادل ځائے ولے نه شی ورکولے؟

مفتی کفایت اللہ: زه جی دیکښے یو خبره کومه۔ دا جی مونږه سیاسی خلق یو، دا زمونږ یو کلب دے او دا بیوروکریسی بل خلق دے، دوئ مونږ تیاره کښے ساتی جی۔ نه، اوس وزیر صاحب پخپله منلے ده چه دیکښے غلط بیانی شوے ده نو دا خو ډیر معزز ایوان دے، د دے د استحقاق تقاضه دا ده چه هغه غلط بیانی کولو خلاف ایکشن اوشی، نو زه وایم که دوئ خفه کیږی نه نو کمیټئی ته د اولیږی نو هلته به تفصیلی بحث پرے اوشی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب، زه یو عرض کومه، زما یقین دا دے چه مفتی صاحب هم زما محترم دے او جانان صاحب هم زما محترم دے، دا دومره لویه خبره نه ده چه مونږ د اوس د ډیپارټمنټ ایس او ته، دا مونږ منو، دا زه منم چه مطلب دا دے تر یو حده پورے نه پوهیږم چه دا کار ترینه ارادتاً شوے دے یا غیر ارادتاً شوے دے خو بهرحال زه ایشورنس درکوم که واقعی دا ارادتاً هغوی د غلط بیانئ نه کار اغستے وی نو زه ایشورنس درکوم چه زه به انشاءاللہ د ډیپارټمنټ چه د چا غلطی وی، هغه له به سزا ورکوم۔

جناب سپیکر: Within, within, within three days به دا تاسو هاؤس ته به ئے Put کوئ چه تاسو څه ایکشن واغستو او د مفتی صاحب د ایشو، مسئله هم حل کړئ ورته۔ مفتی کفایت اللہ صاحب Again، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: یو مو دا مائیک تنگول کوی۔ دا جی سوال نمبر چار دو جی، بیالیس۔

جناب سپیکر: جی۔

* 41 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ہائی سکولز میں ایس ای ٹیز سائنس ٹیچرز کی کمی ہے جبکہ حکومت نے انتظامی عہدوں پر فائز ایس ای ٹیز کو کام کرنے سے روکا ہے؛

(ب) صوبہ بھر میں کتنے ایس ای ٹیز سائنس غیر تدریسی عہدوں پر کام کر رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) صوبہ سرحد میں غیر تدریسی عہدوں پر کام کرنے والے ایس ای ٹیز سائنس اساتذہ کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	غیر تدریسی عہدوں پر SETاساتذہ	نمبر شمار	ضلع	غیر تدریسی عہدوں پر SETاساتذہ
1	ایبٹ آباد	00	13	کوہاٹ	00
2	بنوں	00	14	کوہستان	00
3	بٹگرام	01	15	لکی	00
4	بونیر	03	16	ملاکنڈ	00
5	چارسدہ	00	17	مانسہرہ	00
6	چترال	00	18	مردان	00
7	ڈی آئی خان	00	19	نوشہرہ	00
8	دیر لوئر	05	20	پشاور	00

9	دیراپر	00	21	شانگلہ	00
10	ہنگو	00	22	صوابی	02
11	ہری پور	00	23	سوات	00
12	کرک	00	24	ٹانک	00
ٹوٹل		11			

مفتی کفایت اللہ: زه دے باندے مطمئن یمه جی۔

جناب سپیکر: دا خو 41 وو کنه، 41 مفتی صاحب! که دا اوشو؟ 41 جی، اکتالیس۔

مفتی کفایت اللہ: بیالیس، نه جی بیالیس وو جی۔ دا جی دے سوال کښے ما دا تپوس کړے دے چه ایس ای ټی دوئ، د حکومت دا پالیسی وه چه ایس ای ټیز سائنس ډیر کم دی نو سائنس والا خلق به دے انتظامی عهدے ته نه ځی، نو یولس کسانو د حکومت د پالیسئ violation کړے دے جی، نو زه به مزید دوئ نه تپوس کومه چه آیا د دے یولس کسانو خلاف به تاسو څه محکمانه کارروائی کوئ یا که نه؟

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب، میرا ایک ضمنی سوال ہے، جز(ب) میں ہے کہ صوبہ بھر میں کتنے ایس ای ٹیز سائنس غیر تدریسی عہدوں پر کام کر رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ نو دوئ پکښے تش هغه فګر ورکړے دے، عهدے ئے ورله نه دی ورکړے نو پکار ده چه عهدے ئے هم ورکړے وے۔ دوئ په کوم پوسټونو باندے کار کوی، دا خو پکښے بالکل دوئ نه دے ورکړے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل بابک صاحب، سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب۔ بالکل مفتی صاحب چه کومه خبره کړے ده سپیکر صاحب، داسے وه چه دلته خو مینجمنټ او ټیچنګ کیډر یا انتظامیه او تدریسی کیډر چه ورته مونږ وایو، دا جدا نه وو او دا زمونږ حکومت ته کریډټ حاصل دے چه دا ابتداء چه ده او دا افتتاح چه ده، دا زمونږه حکومت اوکړه۔ بهرحال په دے ضلعو کښے دا سوال خو ډیر زیات ښه وو چه اوس هم

موږ سره تدریسی خلق چه دے ، هغه په مینجمنټ باندے ناست دے ، زه ایشورنس ورکوم انشاءاللّٰه چه دا خلق ، چه دا ای ډی اوز موږ سره د کمیشن نه راغلی دی او ډی اوز او ډی ډی اوز ، زموږ هغوی سره رابطه ده څنګه چه زر راشی ، انشاءاللّٰه د مینجمنټ ټول کسان به موږ هلته کښے ــــــ

جناب سپیکر: دیکښے صرف اوس Eleven پاتے دی ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی ؟

جناب سپیکر: Eleven په دے پوسټونو کښے پاتے دی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نه جی نه ، دغسے خو بیا موږ سره ، د ای ډی اوز نه علاوه چونکه د کمیشن خلق لا راغلی نه دی نو هغه ټول موږ سره چه ناست دی ، هغه خو د مینجمنټ ناست دی خو دا خلق داسے دی چه دا د ټیچنګ کیډر په دیکښے ناست دی او دا به موږ زر تر زره انشاءاللّٰه سکولونو ته کړو ، دا به موږ لرے کړو که خیر وی۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب ، Again ، بل سوال جی ؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر چار دو۔

جناب سپیکر: جی۔

* 42 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران صوبے میں اساتذہ کی بھرتیاں کی ہیں اور ضلع مانسہرہ میں کلریکل سٹاف بھی بھرتی کیا گیا ہے ؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) صوبے میں گزشتہ دو سالوں کے دوران کل کتنے اساتذہ بھرتی کیے گئے ہیں ، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے ، نیز مذکورہ بھرتیاں کس پالیسی کے تحت کی گئی ہیں ، پالیسی کی تفصیل فراہم کی جائے ؛

(2) ضلع مانسہرہ میں کلریکل سٹاف کن کن آسامیوں پر بھرتی کیا گیا ہے ، تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں ، یہ درست ہے۔

(ب) (1) صوبے میں گزشتہ دو سالوں کے دوران کل 6715 اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں۔ جن کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	تعداد اساتذہ	نمبر شمار	ضلع	تعداد اساتذہ
1	پشاور	692	13	بٹگرام	96
2	چارسدہ	193	14	مانسہرہ	556
3	نوشہرہ	530	15	ایبٹ آباد	181
4	مردان	663	16	ہری پور	221
5	صوابی	98	17	کوہاٹ	283
6	ملاکنڈ	215	18	ہنگو	200
7	سوات	508	19	ٹانک	72
8	دیراپر	389	20	کرک	97
9	دیرلوئر	697	21	لکی مروت	95
10	شانگلہ	203	22	بنوں	284
11	کوہستان	272	23	ڈی آئی خان	---
12	چترال	64	24	بونیر	106
ٹوٹل		4524		ٹوٹل	2191

گرینڈ ٹوٹل 6715

مذکورہ بھرتیاں مروجہ پالیسی کے تحت کی گئی ہیں۔

پالیسی: سی ٹی کی بھرتی 75% یچ وائز اور 25% اوپن میرٹ پر اور پی ایس ٹی کی بھرتی 40% یونین کونسل وائز اور 60% اوپن میرٹ پر کی گئی ہے۔

(2) ضلع مانسہرہ میں دو جونیئر کلرک (مردانہ) بھرتی کیے گئے ہیں، ان کے نام اور پتے درج ذیل ہیں:

I۔ نوید نواز ولد محمد نواز، سکنہ صابر شاہ ترنگڑی بالا گورنمنٹ ہائی سکول بانڈی شنگلی تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ۔

II۔ محمد ہمایون ولد غلام سرور گاؤں، دربند گورنمنٹ ہائی سکول لساں نواب، تحصیل و ضلع مانسہرہ۔

جناب سپیکر: مطمئن ئے ؟

مفتی کفایت اللہ: او زہ دیکبنے ډیر زیات مطمئن یمہ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ ایجنڈا بہت کافی ہے تو میری درخواست ہوگی کہ کیونکہ دو ڈسکشنز ہیں، ایڈجرنمنٹ موشن جو ایڈمٹ ہوئی ہے اور کچھ 'بلز' بھی ہیں تو اگر برائے مہربانی باقی ایجنڈا چھوڑ کر یہ جو ڈسکشنز ہیں کیونکہ یہ دونوں ڈسکشنز اہم ڈسکشنز ہیں اور میرے خیال میں سارے ممبران صاحبان اس پر بات کرنا چاہیں گے۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں یہ پوائنٹ آف آرڈر کہ کل جیو چینل پہ نو بجے کی نیوز میں کافور ڈھیری، جناب سپیکر، I would-----

جناب سپیکر: جی One by one، پہلے وہ کھڑی ہیں جی۔ جی شازیہ بی بی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جی پوائنٹ آف آرڈر ہے میرا جناب سپیکر، کل جیو چینل پہ نو بجے کی نیوز میں کافور ڈھیری گورنمنٹ گرلز سکول دکھایا گیا اور یہ بتایا گیا جناب سپیکر، سردار بابک صاحب کو بھی دکھایا گیا انٹرویو میں اور نو سو سکولز ایسے ہیں کہ وہ Ghost schools ہیں اور انہوں نے اس میں کہا کہ پانچ سو سکولز کو انہوں نے Revamp کیا ہے اور وہ اب کام کرنے لگے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے جناب سپیکر، کہ جیو چینل نے دکھایا کہ ان سکولز میں جو Ghost schools بن چکے ہیں، اس میں شادیوں کے جو پروگرام ہیں، وہ ہونے لگے ہیں، وہاں پہ ٹیچرز نہیں ہیں، وہاں پہ لڑکیاں سکولز میں پڑھنے نہیں آسکتیں، وہاں پہ اب یہ حالات ہیں کہ اس سکول کے صحن میں سبزیاں اگائی گئی ہیں، For the last one and a half year, what an irony Mr. Speaker! ۔ ہم یہاں پہ ایجوکیشن کی بات کر رہے ہیں اور ہم کیا دے رہے ہیں اپنے بچوں کو؟ تو جناب سپیکر، میں چاہوں گی کہ منسٹر صاحب اس کی توضاحت بھی ایک کر کے دیں اور دوسرا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے جناب سپیکر، کہ پچھلے سیشن میں ہم نے، جو نوشہرہ میں اختیار گل اور ذوالفقار باچا کو جناب، Strike کرنے پر لوہے کی سلاخوں سے مارا گیا تھا اور پولیس گردی کا جو ایک ڈرامہ ہم نے دیکھا، مشرف کی یاد جہاں پہ تازہ کی گئی، جناب سپیکر، آپ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی کے حوالے کیا، صوبائی حکومت کو آپ نے یہ کہا کہ وہ تحقیق کرائے لیکن جناب افسوس ہے کہ ابھی تک وہ ہفتہ کیا کہ پندرہ دن گزر گئے ہیں لیکن ابھی تک We have seen nothing at all۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کی رپورٹ آچکی ہے اور آپ کو ابھی مل جائے گی۔ هغه رپورټ دوئ ته چه اورسیږی، بی بی ته چه اورسیږی۔ جی سردار بابک صاحب، دا د Ghost

سکولونو خبرہ راغلہ، لړہ Important دہ، جی پلیز، پہ سیټلډ ایریا کښے Ghost سکولونشتہ۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، داسے وہ چہ ما مخکښے ھم پہ دے فلور آف دی ھاؤس دا خبرہ کړے وہ چہ کلہ مونږ پہ حکومت کښے راغلو، زمونږ خیبر پختونخوا کښے شپاړس سوہ سکولونہ داسے وو، سولہ سو سکولونہ داسے وو چہ ھغہ بند وو، ھغہ فنکشنل نہ وو۔ د ھغے مختلف وجوھات وو۔ چرتہ ټیچرز نہ وو، چرتہ سوشل ایشوز وو چہ کلاس فور د ھغے لینډ ډونر یا لینډ اونر بھرتی شوی نہ وو۔ پہ ھغے کښے سپیکر صاحب، چودہ سو سکولونہ داسے دی چہ ھغہ چودہ سو سکولونہ مونږہ کھلاؤ کړی دی او دا زمونږ د حکومت اعزاز دے ځکہ چہ زمونږ نہ مخکښے ھم حکومت وو، پکار دا دہ چہ ھغوی ھم دومرہ سکولونہ کھلاؤ کړے وے او مونږ تہ ئے شپاړس سوہ سکولونہ بند نہ وے پریښودے۔ دا د کافور ډھیرئ خبرہ چہ کیږی ھغہ بلہ ورځ جیو والا راغلے وو، بیا ئے زما نہ ھم انټرویو واغستہ، ما د ھغوی فکر چہ دے ھم Correct کړو، ما ورتہ وئیل دا تاسو چہ کوم فکر بنایئ دا فکر نہ دے اګرچہ زہ دے سرہ اتفاق کوم چہ اوس ھم زمونږ پہ صوبہ کښے 240 یا 245 داسے سکولونہ دی چہ ھغہ فنکشنل نہ دی خو د ھغے د پارہ مونږ یو سی وائز کمیټیز جوړے کړی دی، بیا ما ایم پی ایز صاحبانو تہ ھم ریکویسټ کړے دے، مونږ خپل آفیسرز چہ کوم دی، ھغوی تہ ډائریکټیوز ایشو کړی دی چہ زر تر زرہ، چہ د څہ وجے نہ ھم دغہ دو سو چالیس، پنتالیس سکولونہ بند دی چہ د ھغے وجوھات څہ ھم دی، زر تر زرہ انشاءاللہ مونږ روان یو چہ ھغہ سکولونہ چہ دی، ھغہ بہ مونږہ فنکشنل کړو انشاءاللہ او ھغہ سکولونہ چہ دی، ھغہ بہ مونږ کھلاؤ کړو سپیکر صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جناب سپیکر۔

<u>Syed Muhammad Sabir Shah:</u> Point of order, ji.

<u>جناب سپیکر:</u> جی پیر صاحب! ان کے بعد، یہ پہلے کھڑے تھے، اسرار خان۔ جی۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> تھینک یو، سر۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ کل جب آپ نے ایجنڈے کو 'وائنڈ اپ' کیا تو آپ نے ہاؤس کو باقاعدہ ایڈجرن کیا تھا تو ایڈجرن ہونے کے بعد تو وہ کارروائی ہونی

چاہیئے تھی جو کہ ایڈ جرنمنٹ موشن پہ تھی۔ ابھی اگر ہم دیگر کارروائی میں جارہے ہیں، میری یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ Already agenda کافی Lengthy ہے، وہ دونوں اہم ایشوز ہیں، ہاؤس کی اجازت سے ہی وہ دونوں ایڈمٹ ہوئے ہیں۔ عبدالاکبر خان کا ہے، سر میرا ہے تو اگر مہربانی کر کے اس کو جتنا Expediteآپ کر سکیں سر۔

جناب سپیکر: یہ تو میں بھی چاہتا ہوں کہ ایجنڈا پہلے ہو، اس کے بعد باقی جن کی تکالیف ہیں یا جو بھی پولیٹیکل وہ ہیں، اس کیلئے، یہ آپ لوگوں کے تعاون سے ہوگا۔ چلیں آپ بیٹھ جائیں جی سارے، ایجنڈا کی طرف آتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: سید عاقل شاہ صاحب 12 تا 17 اپریل 2011 کیلئے; مولوی عبید اللہ صاحب 12 اور 13 اپریل 2011 کیلئے; سردار ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 12 اپریل 2011 کیلئے; سکندر عرفان صاحب 12 اپریل 2011 کیلئے; زمین خان 12 اپریل 2011 کیلئے; احمد خان بہادر صاحب 12 اپریل 2011 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Syed Jaffar Shah, to please move his call attention notice No. 534. Jaffar Shah.

بس کرتے ہیں، دو دو منٹ جی، ایجنڈا پہلے، ابھی ریکویسٹ آ گئی، ایجنڈا فرسٹ ہوتا ہے، اس کے بعد باقی گپ شپ ہوتی ہے۔ جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: مجھے کاپی نہیں ملی ہے سر، کاپی مجھے ملی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کاپی نہیں ہے؟

جناب جعفر شاہ: نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دے دیں، کوئی دے دے، یہ نیچے گری ہو گی، جعفر شاہ صاحب! آپ کسی ۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع سوات میں 2005 کے زلزلے سے تباہ شدہ سرکاری عمارات کی بحالی اور تعمیر نو کیلئے مرکزی

اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے Fifty fifty ratio کی بنیاد پر خطیر رقم مختص کی گئی تھی جو کہ ایک ارب بیس کروڑ روپے کے لگ بھگ بنتی ہے۔ ان عمارات کی تعمیر کے ٹینڈرز بھی لگ چکے تھے اور ٹھیکیداروں کے حوالے بھی ہو چکے تھے۔ یہ کہ سوات میں پی ایم یو کے دفاتر بھی قائم کیے گئے تھے لیکن نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر یہ اہم منصوبہ ابھی تک التواء کا شکار ہے۔ جناب وزیر تعلیم صاحب اگر اس کی وضاحت فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی جناب سردار بابک صاحب۔ میاں افتخار صاحب! لږ فریش، تاسو لږ فریش پرے راپاځئ جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): مهربانی جی۔ تاسو هر شے چه کوم دے نو په سکول وروله۔ مهربانی جی۔ (قہقہہ) داسے ده جی چه جعفر شاه صاحب کوم ټپوس کړے دے او زمونږ توجه ئے هغے ته د راګرځولو کوشش کړے دے نو د هغے چه کوم ډیپارټمنټل جواب دے، هغه به زه دوئ ته اووایمه او زما یقین دے چه د دوئ به پرے تسلي اوشي چه ضلع سوات کے زلزلہ سے متاثرہ عمارات کو پہلے 'ایرا' کے پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا تھا لیکن صوبائی حکومت کی پرزور مداخلت کی وجہ سے ضلع سوات کی متاثرہ بلڈنگز کو زلزلے پروگرام میں شامل کیا گیا اور ساتھ ہی AA بھی حاصل کیا گیا۔ وفاقی حکومت نے ففٹی ففٹی کاسٹ شیئرنگ کی بنیاد پر صوبائی حکومت سے رقم مہیا کرنے کا وعدہ کیا، جونہی کام شروع ہوا تو ضلع سوات کے لاء اینڈ آرڈر حالات مخدوش ہوئے اور سارا کام ٹھپ ہوا۔ اسی اثناء میں 18th amendment جو منظور ہوئی تو وفاق اور صوبوں کے بیچ جو مالی تقسیم کا سوال آیا تو اس بنیاد پہ وفاق سے ہمیں پیسہ نہیں ملا، جس شرط پہ ہم نے ان سے بات کی تھی ففٹی ففٹی پر، ابھی تک مرکز سے پیسہ نہیں ملا، جونہی پیسہ ملے گا، رقم مہیا ہو گی تو ہم کام شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں تھینک یو، جی۔ Shagufta Malik Bibi, to please move her Call Attention No. 537۔ شگفتہ ملک کا مائیک آن کریں، یہ سنگل ٹچ دیا کریں تو میرا خیال ہے جلدی آن ہو جاتا ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: نہیں ہو رہا ہے، آپ دوسری سیٹ پہ چلی جائیں، ادھر آن کریں۔ اس کی تو کمیٹی نے سفارش بھی کی ہے، بلکہ آرڈر دیا ہے کہ اس کو Replace کریں لیکن میں کیا کروں، میاں صاحب نہیں تبدیل کر رہے ہیں تو ہم کیا کریں؟

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ ضلعی سطح پر کھیلوں کے فروغ کیلئے جو دو فیصد فنڈ مختص کیا گیا ہے، وہ بروقت جاری نہیں کیا جاتا جبکہ یہ دو فیصد ضلعے میں کل بجٹ کے مختص شدہ فنڈ کا Re appropriation کے ذریعے ضلعی حکومتیں کسی اور مد میں خرچ کرتی ہیں اور یوں کھیلوں کی ترقی اور ترویج کیلئے کوئی پیسہ باقی نہیں بچتا، لہذا نتیجتاً کھیلوں کی سرگرمیاں بتدریج کم ہو رہی ہیں جسکی وجہ سے ہماری نوجوان نسل دیگر غیر ضروری اور غیر صحتمندانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو رہی ہے۔ سپیکر صاحب، پہ دے لږ خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: ولے نه جی، وایئ۔

محترمہ شگفتہ ملک: زمونږ جی په دے ضلعو کښے په هره ضلع کښے 'ټو' پرسنټ د سپورټس د پاره مختص شوی دی خو د هغے باوجود دا پیسے چه کومے دی نو دا د لوکل گورنمنټ د طرفه دوئ ته نه ملاویږی او کله چه دا پیسے ملاؤ شی جی، دا دومره لیټ ورکوی چه دا فنډ Lapse کیږی یا په نور مد کښے دا خرچ کیږی نو دے حوالے سره جی زه دا ریکویسټ کوم چه زمونږه منسټر صاحب خو دلته موجود نه دے چه د دے حوالے سره لږ یقین دهانی اوشی ځکه چه دا 'ټو' پرسنټ په هره ضلع کښے کافی پیسے جوړیږی او دا پیسے چه دی نو دا یا Lapse شی یا په داسے وخت کښے دا پیسے ملاویږی چه هغه فنډ چه کوم دے هغه Lapse شی، نو ډی سی اوز ته پکار دی جی، که دا پیسے دوئ شروع کښے نه ورکوی نو بیا به د هغوی د تنخواه نه دا پیسے کټ کیږی نو میاں صاحب دلته ناست دے چه لږ مونږ ته د دے څه وضاحت اوکړی۔

Mr. Speaker: Ji, Mian Ifthikhar Hussain Sahib, honourable Minister for Information, please.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو شکریه۔ شگفته بی بی چه کومه خبره اوکړه، بالکل درست ده او ټو پرسنټ چه د سپورټس د پاره فنډ کوم دے نو هغه ډسټرکټو ته ځی، د لوکل باډیز د طرف نه ضلعو ته ځی خو د

ضلعو په حواله يو خبره زه ضرور کول غواړم چه د ضلعے خلق په دے خبره پکار دادی چه پوهه وی چه واقعی دا فنډ لګی او که نه لګی؟ ځکه چه اکثر زمونږ خلق پخپله هم د دے خبرو نه ډير خبر نه وی او دلچسپی نه اخلی نو که زما د اسمبلئ دا ممبران چرته چرته هم په خپل خپل ډسټرکټ کښے دا تپوس اوکړی، دا به ډيره ښه خبره وی ځکه چه سپورټس ته توجه کول غواړی۔ زمونږ عام ماشومان او زمونږ خلق چه کوم دے نوهغه په دے لحاظ ډير په بد حال باندے دی چه دهغوی د ګراونډونو بندوبست نشته، د هغوی د لوبو د سامان بندوبست نشته، د بد قسمتئ نه په سکولونو او په کالجونو کښے اوس هغه د ګراونډونو بندوبست نشته او زمونږ 'ينګ' جنريشن ته نه د صحت د جوړيدو موقع ملاؤيږی او نه د تعليم نه علاوه، د بدقسمتئ نه تعليم خو ډير لازم دے خو په کور کښے هم کمپيوټر دے او چه سکول ته لاړ شی نو هلته هم په ډسک باندے ناست وی نو زمونږ خلق مريضان شوی دی، دا د هغوی دActivities د پاره ډير لازم ده۔ پکار خو دا ده چه دا د'ټو' پرسنټ نه سيوا شی خو چونکه دا د سپورټس د ډيپارټمنټ کار دے چه هغوی د دے د پاره سفارش اوکړی او زمونږ د صوبے نه فنډ ځی او ضلعو ته ځی او دا يقينی کول غواړی۔ زه د منسټر په حيثيت، د حکومت په حيثيت زه ډی سی اوګانو ته هدايات کوم چه که دا'ټو' پرسنټ تاسو د لوبو نه علاوه چرته اولګولو، قامی مجرمان هم يئ او حکومتی مجرمان هم يئ۔ د دے خبرے ګنجائش نشته دے چه د سپورټس ډيمانډ نشته ځکه مے په بل ځائے کښے لګولے دے۔ دا د سپورټس پيسے دی او په سپورټس باندے به لګی او ډيمانډ ئے شته خو د خلقو پکښے چه دلچسپی نشته، دا چه کوم دے نو قومی جرم دے ، لهذا بالکل دشګفته بی بی خبره رشتيا ده، فنډ ئے هم زياتول غواړی، يقينی کول هم غواړی، دايقينی دهانی ورکوؤ چه په کومه ضلع کښے ډی سی او دا فنډ نه وی لګولے ، فنډ به هم پرے لګوؤ او د هغے برابر پوره سزا به هم ورکوؤ۔

جناب سپیکر: مياں صاحب، ډيره مهربانی۔دا لږProper follow up شګفته بی بی! ته به کوے چه په دے هفته کښے دا رپورټ مياں صاحب، د ډی سی اوز نه دے

هاؤس ته راشي چه څومره فنډ هغوی سره وو، څومره ئے Utilized کړے دے او په څه Activities ئے کړی دی؟

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر صاحب، ستاسو د هدایاتو په رڼرا کښے زه، د لوکل باډیزډیپارټمنټ دلته مشران ناست دی، هغوی ته وایو چه په هفته کښے دننه دننه دا ټول رپورټ د ډی سی او ګانو نه راوړی چه هغه اسمبلۍ ته پیش کړی۔

مسودہ قانون بابت اقراء نیشنل یونیورسٹی، مجریہ 2011 کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, ji. Honorable Minister for Higher Education Government of Khyber Pakhtunkhwa, to please move for leave of the House for extension in the period for presentation of the report of Select Committee regarding the Iqra National University Bill, 2011.

<u>Mr. Muhammad Assad Khan (Minister for Higher Education):</u> Thank you, Sir. I beg to move under 2nd proviso to sub rule (1) of rule 94 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for presenting report of the Select Committee on Iqra National University Bill, 2011 may be extended till date.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved and the question is that the leave may be granted to the honourable Minister for extension in period for presentation of the report of Select Committee regarding the Iqra National University Bill, 2011? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The leave is granted.

مسودہ قانون بابت اقراء نیشنل یونیورسٹی، مجریہ 2011 کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Now, the honourable Minister for Higher Education, to please present before the House the Report of the Select Committee regarding the Iqra National University Bill, 2011. Honorable Minister.

Minister for Higher Education: Thank you, Sir. Mr. Speaker, I beg to present the report of the Select Committee on Iqra National University Bill, 2011 in the House under rule 95.

Mr. Speaker: The report stands presented.

مسودہ قانون بابت اقراء نیشنل یونیورسٹی، مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honorable Minister for Higher Education Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Iqra National University Bill, 2011, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once.

Minister for Higher Education: Thank you, Sir. Mr. Speaker, I beg to move that the Iqra National University Bill, 2011, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that the Iqra National University Bill, 2011, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 to 46 of the Bill, as reported by the Select Committee, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 46 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 46 stand parts of the Bill.

مسودہ قانون بابت اقراء نیشنل یونیورسٹی، مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Iqra National University Bill, 2011, as reported by the Select Committee, may be passed.

Minister for Higher Education: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Iqra University Bill, 2011, as reported by the Select Committee, may be passed.

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that the Iqra National University Bill, 2011, as reported by the Select Committee

may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Bill is passed.

(Applauses)

اور ایک چیز تو مبارک ہو۔

تحریک التواء نمبر 363 پر بحث

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please start discussion on your adjournment motion No. 263, already admitted for discussion under rule 73 of the Procedure and Conduct of Business Rules.

لیکن ایک بات ہے، عبدالاکبر خان! یہ کل جو Discussion half رہ چکی ہے عبدالاکبر خان، اگر اسکو آپ آج چھوڑ دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اگر یہ Next day کیلئے کر لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میرا۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے جو کل والی ایڈ جر نمنٹ، کل والی ہے نا یہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ تو اضافی ایجنڈا میں ہے، 'مین' ایجنڈا جب تک ختم نہ ہو گا، اضافی ایجنڈا کیسے لے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ اصل میں اس پر Discussion half رہ گئی تھی۔

جناب عبدالاکبر خان: چلو آپکی بات مانتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ جی میاں صاحب! څه وایئ، تاسو بیا پټواری پورے اینبنلے څه؟ (قہقہے)

وزیر اطلاعات: زما جی یو ډیره اهم خبره ده، زه خو ستاسو په خبره کښنے۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه پکښنے هیره شوے وه، پرونئ قصے کښنے هغه هیره شوے ده؟

وزیر اطلاعات: زه جی نه پوهیږم، پته نشته څه چل دے، ستاسو دے آواز کښنے گونج زیات دے۔

__جناب سپیکر:__ بسم اللہ۔

رسمی کارروائی

__وزیر اطلاعات:__ زما جی یو مسئله ده او دے ټول هاؤس ته ئے وړاندے کول غواړم ستاسو په وساطت چه په سعودی عرب کښے زمونږ ملګری دی، د پاکستان اوسیدونکی دی او پرون چه کوم دے دلته اسمبلئ ته خلق راغلی وو، په روډ باندے تقریباً څه اویا پورے کسان وو۔ د هغوی درے څلور نمائندګان هم راغلل، مونږ ورسره خبرے هم اوکړے او هغه خبره زه ستاسو مخے ته ایږدمه، ټول ملګری چه د دے د سنجیدګئ نه هم خبر شی چه هغه خاندانونه، درے خاندانه دی، یو نوم چه کوم دے نو هغه رحم الوهاب ولد عبدالحنان سکنه چارسده، محمد عبدالرحمان ولد محمد یوسف سکنه سوات، حال کراچی او محمد بشیر آفریدی ولد ملک محمد حسن آفریدی سکنه دره آدم خیل کوهاټ۔دا جی تقریباً دریالس کاله اوشو چه دوئ په سعودی عرب کښے دی او د سعودی عرب د حکومت د قوانین مطابق، هلته چه کوم دے نو یو واقعه شوے وه او دوئ د بل چا سره چه چا سره دوئ سروس کولو نو شپږ میاشتے شوے وے چه دوئ هغه پریښے وو نو هغلته کښے چه کوم دے نو Murder اوشو او هغه دعویٰ په دوئ باندے اوشوه۔ هغه دوئ د ټولو مراحلونه تیر شو خو د سعودی عرب د سخت قوانینو نه پس هم دا خبره ثابته نه شوه چه دا دوئ کړے دے۔ د دوئ نه ئے نوکونه اوښکل، د دوئ د څرمن د پاسه ویښته ئے اوښکل او قید تنهائی کښے ئے ساتل۔ دا څومره حربے چه وے او تاسو ته خپله هم اندازه ده چه د شهنشاهیت چه کوم انداز وی نو هغه د خدائے چاته او نه ښائی چه په هغے کښے د مرضئ خبرے وی خو چه څومره د هغوی سره ممکن زیاتے د هغوی نه کیدے شو، کړے ئے دے خو دے خلقو ورته وئیل چه مونږ یو کار کړے نه دے نو تاسو به زمونږه د خلے نه دا خبره څنګه اوباسئ؟ مونږ قرآن هم خورو، مونږ قسم هم خورو، تسلی هم کوؤ، دا کار چه کوم دے نو مونږ کړے نه دے۔ بهرکیف اخر ورته حکومت دا خبره اوکړه چه ترڅو پورے تاسو د دوئ دیت نه وی ورکړے ستاسو د رهائی امکان نشته۔ دوئ دلته په پاکستان کښے، چونکه د هغوی لواحقین په پاکستان کښے وو او ډیر خبرو نه پس چونکه د هغوی کورونئ ته هم پته اولګیده چه دا خلق بے ګناه

دی خو اوس گیر شوی دی، هغوی ورسره هغه مسئله اومنله او څلویښت لکهه روپئ باندے چه کوم دے نو دوئ د دیت په حساب هغوی سره خبره خلاصه کړه د سفارت په ذریعه باندے او د سرکار د ریکارډ په ذریعه سعودی عرب حکومت ته هغه خبره اورسولے شوه چه دوئ دیت ورکړے دے خو عدالت چه کوم دے نو د فیصلے کولو په وخت باندے، چه هغه د دوئ د دیت د قبلیدو مرحله وه، یو بل کیس چه هغه زوړ کیس وو چه هغه د دوئ نه دوه کاله مخکښے شوے وو، د هغے مرګ دعویٰ ئے په دوئ اوکړه او په هغے کښے ئے ګیر کړل او په هغے کښے د پهانسئ حکم په هغوی باندے واورولے شو او بیا هغوی د پهانسی حکم چه اورولو نو هغوی ته ئے وئیل دستحظ اوکړئ نو هغوی دستحظ نه کولو۔ هغوی ورته وئیل چه مونږ یو کار کړے نه دے او په دیکښے خو تاسو مونږ له موقع هم نه ده راکړے، کوم چه ستاسو کیس وو او کوم کیس کښے چه ټول واقعات هر څه شوی وو، د هغے خو مونږ دیت ورکړے دے، د دے بل کیس خو مونږ ته چه کوم دے نو پته هم نشته دے۔ بهرکیف هغوی ورته وئیل که دستحظ نه کوئ نو پهانسی خو یئ خو که دستحظ اوکړے نو د اپیل مطلب دا دے مونږه تاسو له موقع درکولے شو، نو هغوی بیا په هغے باندے دستحظ اوکړو۔ اوس ئے اپیل کړے دے، مونږ د خیبر پختونخوا د دے اسمبلئ د طرف نه چه دا زمونږه خلق دے او هغوی د یو ظلم نه تیر شوی دی، د یو جبر نه تیر شوی دی، زمونږ حکومت پاکستان ته هم د خپلے اسمبلئ نه چه کوم دے دا فریاد اورواو بیاد سعودی عرب حکومت ته هم خواست کوؤ، مونږ چه کوم دے سفارت خانے ته هم او د سفارت خانے په ذریعه حکومت سعودی عرب ته دا خواست کوؤ چه هغه د دے خصوصی طور نوټس واخلی، دا اپیل د منظور کړی۔ د انسانیت په بنیاد، د اسلامی قوانینو په بنیاد او د خپل بشری حقوقو په بنیاد پکار دا دی چه داخلق رها کړے شی او دلته چه د هغوی کوم لواحقین دی او څومره تکلیف ورته ملاؤ شوے دے، ذهنی تکلیف، بدنی تکلیف چه هغه هم ختم شی، نو مونږ د دے خیبر پختونخوا اسمبلئ نه د هغوی د دے خلقو سره همدردی هم کوؤ او چه د عدالت په تلو باندے تر اوسه پورے ګناه ثابته شوے نه هم ده او د اسلامی قوانین مطابق ئے دیت ورکړے هم دے نو بیا د کوم جرم په حساب که دا جرم وی هم نو د هغوی د

رهائی حق جوړیږی، لهذا که هر څومره په دیکښے کمے بیشے وی نو د پاکستان حکومت د نوټس واخلی ځکه چه په دنیا کښے ټول ملکونه په خپل شهریانو باندے غیرت کوی او د خپلو شهریانو تپوس کوی۔ د پاکستان اوسیدونکی او د خیبر پختونخوا اوسیدونکی ویریا نه دی، د هغوی د تپوس خلق هم شته او دا حکومت به د عوامو تپوس کوی، مونږ ئے تپوس کوؤ او په پرزور طریقه باندے دا اپیل کوؤ چه په دے اپیل باندے عمل اوشی او دا خلق د رها کړے شی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا میاں افتخار صاحب، د دے خو دوه طریقے دی چه یا خو تاسو خپله پراونشنل گورنمنټ سره Take up کړئ او که اسمبلئ ته ئے خامخا رااوړئ نو څه Tools ، څه موشن، څه شکل کښے خو راشئ کنه۔ پکار دی چه تاسو یو ریزولیوشن راوړے وے که څنګه عبدالاکبر خان-----

<u>وزیراطلاعات</u>: بالکل جی-----

<u>جناب سپیکر</u>: په دیکښے خو مونږ بله لار خو نه شو اختیارولے۔

<u>وزیراطلاعات</u>: تاسو جی درست وایئ، ما ځکه د هغوی لواحقینو سره دغه-----

<u>جناب سپیکر</u>: دا پرون چه په دے سړک ولاړ وو، د هغه خلقو خبره کوئ؟

<u>وزیر اطلاعات</u>: بالکل جی، لواحقینو سره زما دا لوظ وو، وعده مے وه چه زه ستاسو دا خبره به د اسمبلئ په فلور کوم۔ طریقه کار نه هم خبر یو، چه څنګه تاسو وایئ په هغه طریقه باندے به راشو خو دا په ریکارډ راتلل، اخبار ته راتلل او د اسمبلئ سپورټ دے ته حاصلول زما یو دغه وو۔

<u>جناب سپیکر</u>: نو بس بیا چه Practically څه کول غواړئ یا خو ئے پخپله Tackle کړئ، حکومت'ټو' حکومت او یا د ریزولیوشن په Shape کښے که تاسو دلته راوړئ، اسمبلی به ئے Take up کړی۔

<u>وزیراطلاعات</u>: د حکومت په سطح به ئے هم کوؤ، ستاسو هدایات بالکل درست دی او زما خپل خیال دا دے چه په عوامی سطح باندے چونکه اسمبلی د عوامو نمائندگی ده-----

جناب سپیکر: ریزولیوشن------

وزیر اطلاعات: د عوامو په سطح هم اوشی نو دا به ډیره ښه خبره وی۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن راوړئ جی۔ دا ډسکشن په هغه ایډجرنمنټ موشن نمبر 267 باندے چه کوم پاتے وو، عبدالاکبر خان، دا ستا والا به بله ورځ کړو۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: که دے باندے ته هم خبره کوے ؟

جناب عبدالاکبر خان: او دے باندے زه هم خبره کوم۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر، ماله دو منټه راکړئ۔

جناب سپیکر: او دریړه جی دا ایجنډه آئٹم دے، دا ختم شی نو بیا به تاسو له درکړو۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دیکښے جی یو Clerical mistake شوے دے۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، ایډجرنمنټ موشن کښے زما هم کال اټینشن Club شوے وو۔

جناب سپیکر: او۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو زما ریکویسټ دا دے جی، ځکه چه هلته Mention شوے نه دے په اضافی ایجنډه کښے چه دواړه یو ځائے Clubشوے وی نو چه په هغے باندے ډسکشن اوکړو سر۔

جناب سپیکر: ستا سو خو پرے بحث دے، ډبیټ دے، تاسو خو پرے کولے شئ کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مهربانی جی، مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان، فرسٹ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، سپیچ شروع کرنے سے پہلے جی میری ایک ریکویسٹ ہے کہ اس پنسل سے ہم کیا کریں؟ اور اس کی قیمت اور بال پوائنٹ کی قیمت ایک ہی ہوتی ہے تو اگر اس کی جگہ آپ ہمیں بال

پوائنٹ دے دیں تو ہم کم از کم کوئی درخواست لکھ سکیں گے، دستخط کر سکیں گے، پنسل سے تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، عبد الاکبر خان ته تر اوسه پته نشته چه په پنسل خلق څه کوی؟ ډیر افسوس دے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: یو خوا خو تاسو، بار بار حکومت وائی چه Economy drive، ګنی قیمت ئے یادوئ۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس کی قیمت اور بال پوائنٹ کی قیمت ایک ہی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جی بسم اللہ۔

تحریک التواء نمبر 363 پر بحث

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، تھینک یو، جناب سپیکر۔ میرے خیال میں دونوں آنریبل ممبرز نے اگرچہ Different Issues کو اسمبلی میں اٹھایا تھا لیکن بڑے Important issues تھے دونوں، آپ نے تو Club کر دیئے لیکن ٹھیک ہے چونکہ دونوں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے متعلق تھے اور میرے خیال میں بڑے Important ایشوز کی طرف انہوں نے توجہ دلائی تھی اور آپ کی مہربانی کہ آپ نے ان کو Convert کر کے ہاؤس میں اس کو ڈسکشن کیلئے ایڈمٹ کیا۔ جناب سپیکر، میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ اس صوبے میں خاص کر Cases 80% ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے ہوتے ہیں اور لوگ ہر صبح گھروں سے جب آتے ہیں تو کسی نہ کسی کا کوئی نہ کوئی کیس ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، جب 1875 میں پہلا Settlement ہوا تو اس وقت، 1875 کو آپ دیکھ لیں، اس وقت Land Holding کی، مطلب ہے اوونرز کی تعداد کتنی ہو گی 1875 میں؟ اور پھر جناب سپیکر، ان کے ریونیو ایکٹ میں بھی یہ لکھا گیا کہ ہر بیس سال کے بعد یہ Settlement ہوتا رہے گا۔ جناب سپیکر، اس وقت تو 1875 کے بعد پھر 1895 میں Second settlement ہوا، ہمارے اس ایریا میں اور پھر تیسرا جو ہوا، وہ 1920 یا 1925 میں ہوا۔ اس کے بعد اگر آپ دیکھیں تو جیسے ہی وقت گزرتا گیا، لینڈ اوونرز کی تعداد آبادی کے حساب سے، آبادی کی زیادتی کی وجہ سے لینڈ اوونرز کی تعداد بڑھتی گئی اور Land holding کی تعداد کم ہوتی گئی۔ ایک طرف تو آبادی، گھر بنائے جا رہے تھے اس زمین پر، ادھر بھی زمین چلی گئی، کچھ مقبروں کیلئے چلی گئی، جناب سپیکر، زمین کی جو Holding کی تعداد ہے، اگر کسی کی اس وقت ایک ہزار ایکڑ

زمین تھی تواس وقت میرے خیال میں ایک سو ایکڑ بھی زمین نہیں ہو گی۔ جناب سپیکر، پھر Multiple problems ان پٹواریوں نے پیدا کیے۔ اب جناب سپیکر، اگر ایک باپ مر جاتا ہے تو وہ وراثت کا انتقال درج کر لیتے ہیں۔ اب سر، اس نے اتنے پرابلمز پیدا کیے ہیں دیہاتوں میں کہ اگر والد مر جاتا ہے تو اس کی وراثت کا انتقال یہ از خود درج کر لیتے ہیں، وہ اپنی خانگی تقسیم تو کر لیتے ہیں، جو بھائی ہوتے ہیں یا بہنیں، وہ تو خانگی تقسیم تو کر لیتے ہیں، ایک کو ایک زمین دے دیتے ہیں، دوسرے کو دوسری زمین دے دیتے ہیں، حساب کر کے برابر تقسیم کر لیتے ہیں لیکن پھر نمبر خسرہ میں، چونکہ ہر نمبر خسرہ میں ہر ایک وارث مالک ہوتا ہے تو ہر نمبر خسرہ میں جناب سپیکر، میرے خیال میں چونکہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، بسم اللہ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> چونکہ ہر نمبر خسرہ میں ہر وارث مالک ہوتا ہے اور وراثت کے انتقال میں وہ مالک ہوتا ہے لیکن موقع پہ اس کے پاس Possession نہیں ہوتا، Possession کسی اور بھائی کے پاس یا بہن کے پاس یا اور وارث کے پاس ہوتا ہے اور جناب سپیکر، جیسے ہی وقت گزرتا جاتا ہے، جو باپ مر جاتا ہے اور پھر جب اس کی وراثت کا انتقال درج ہوتا ہے تو جناب سپیکر، اب اگر میری زمین ہے تو وہ میرے پاس تو ہے لیکن میں اس کا مالک نہیں ہوں، اب جناب سپیکر، ادھر پٹواری صاحب، وہ تو تقسیم کر کے انتقال درج کر لیتے ہیں، وہ نہ ادھر جاتے ہیں نہ ادھر مالک سے پوچھتے ہیں، اپنی طرف سے اگر کسی کی سو کنال زمین ہے اور اس کے چار وارث ہیں تو پچیس پچیس کنال کا انتقال ایک ایک وارث کے نام پر کر لیتا ہے اور اس میں پھر آہستہ آہستہ پرابلمز بڑھتے جاتے ہیں اور اس میں جناب سپیکر، اشتمال جو Settlement کا۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، عبدالاکبر خان، Just one minute، یہ خانگی تقسیم کی آپ نے بات کی کہ پٹواری صاحب کے ہاتھ میں پھر چلی جاتی ہے، اس کا کوئی حل بتا دیں؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> میں بتا دونگا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہم سارے خود Affect ہو رہے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، اس کا حل یہ ہے کہ اگر میری مثال کے طور پر سو کنال زمین ہے اور اگر میں اس دنیا میں نہیں رہتا اور میرے چار وارث ہیں اور پچیس کنال ایک وارث کا حصہ بنتا ہے تو مجھے اس پچیس کنال کا انتقال کرائیں جو خانگی تقسیم میں میرے قبضے میں ہے، وہ میرے نام پر کر دیں تو میں اس کا واحد

مالک بن جاؤنگا۔اس طرح تو ہر ایک نمبر خسرہ میں سارے وارث جو ہیں، وہ مالک ہوتے ہیں لیکن موقع پر تو اس کے پاس ہوتی نہیں ہے، وہ کسی اور بھائی کے پاس ہو گی، کوئی تیسرے بھائی کے پاس ہو گی۔ یہ تو Simple سی بات ہے کہ اگر ہم خانگی تقسیم مثال کے طور پر یا آپ یا کوئی اور کر لیتا ہے اور خانگی تقسیم میں جو ایریا اس کے پاس آ جاتا ہے تو دوسرا بھائی اگر وہ مالک ہے تو وہ انتقال کر کے اس کو چھوڑ دے اور پٹواری سے کہہ دے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تو آپ نے بڑی، جو اچھے Ideal حالات ہوں، وہ والی بات کی لیکن وہ تو کہتے ہیں کہ سرکاری تقسیم کیلئے درخواست دو، وہ پھر دس سال بیس سال رگڑا کھاتا ہے، ساری خرابیوں کی جڑ ادھر ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، سرکاری تقسیم تو ادھر ہوتی ہے جہاں پر ایک مالک نہیں ہوتا، بہت سے مالک ہوتے ہیں، وہ تو شاملات کی زمین پر یا مثال کے طور پر میرے دادا کی زمین ہے، اس پر ہوتی ہے، وہ تو بہت، سینکڑوں مالک ہوتے ہیں، میں تو ایک وارث، اگر مالک مر جاتا ہے تو اس کے ورثاء کو جو انتقال ہوتا ہے، وہ اسی جگہ اس کی Mutation ہو جو اس کے قبضے میں ہو، تو پھر وہ اس کا واحد مالک رہ جاتا ہے اور دوسرا آدمی بھی اس کا واحد مالک رہ جاتا ہے تو پھر جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ اب جب وہ بیچنے لگتا ہے، اگر مثال کے طور پر خسرہ نمبر 125 جو میرے باپ کی تھی اور اس میں ہم چار مالک ہیں، ادھر زمین میرے پاس ہے تو جب میرا بھائی فروخت کرتا ہے تو وہ دیتا ادھر ہے لیکن اس کا انتقال، ادھر میرے قبضے میں جو زمین ہوتی ہے، اس کا انتقال، کیونکہ اس میں تو وہ مالک ہوتا ہے، تو جب مالک ہوتا ہے تو انتقال ادھر کا کر لیتا ہے، قبضہ دوسری جگہ پر دے دیتا ہے، پھر یہ زمین تو میرے پاس ہوتی ہے لیکن مشکلات میرے لئے پیدا ہوتی ہیں کیونکہ وہ شخص جو باہر کا ہے، وہ آکر میری زمین میں مالک بن جاتا ہے۔ جب اس میں Mutation ہوتی ہے تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ریونیو لاء ہے، یہ 1800 کا بنایا ہوا قانون ہے اور میں تو اس ہاؤس سے بھی ریکویسٹ کرونگا، آپ سے بھی ریکویسٹ کرونگا کہ اس کو Re visit کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا میں اس طرح نہیں ہے کہ ڈیڑھ سو سال سے ایک قانون، ٹھیک ہے بعض اوقات حکومتوں نے اپنی آسانی کیلئے یا محکموں نے کہیں نہ کہیں اس میں چھوٹی بڑی امینڈمنٹ لائی ہو گی لیکن جناب سپیکر، اس کی Major overhauling کی ضرورت ہے، اس ایکٹ کی، اس کو Revisit کرنے کی ضرورت ہے کہ اس میں جو Ground realities ہیں اس وقت، جس سے پرابلمز لوگوں کو پیدا ہو رہے ہیں، جس سے

لوگ تنگ آ چکے ہیں، اس ایکٹ کو Revisit کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ چیزیں جو ابھی اس وقت نہیں ہو سکتیں، اب جناب سپیکر، مثال کے طور پر اشتمال ہے، اب اشتمال Settlement کا انتہائی ایک لازمی جز ہوتا ہے، اشتمال یہ ہوتا ہے کہ اگر میری زمین چغر مٹی میں ہے، ایک زمین تاروجبہ میں ہے تو وہ دونوں کو اکٹھا کر کے، اس کو اشتمال کہتے ہیں لیکن اشتمال تو اب ہوتا ہی نہیں ہے اور ریونیو ایکٹ کا ایک لازمی جز ہے اور اس سے جو Holding ہے، وہ مختلف جگہوں کی بجائے ایک جگہ پر اکٹھی ہو سکتی ہے تو اور جگہ تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ تو نہیں کر سکتا، Settlement آپ یقین کریں کہ میں تو نہیں سمجھتا کہ تیس چالیس سال سے ایک ڈسٹرکٹ میں پہلے کبھی Settlement، اور چالیس سال سے بھی میں کہتا ہوں کیونکہ 1925 کے بعد، میں مردان کی مثال دیتا ہوں کہ 1925 کے بعد 1990 میں Settlement ہوا، مطلب یہ کہ ستر سال کے بعد Settlement ہوا، اب ستر سال میں کتنی کتنی زمین کی شکل ہی بدل چکی ہے، مالکوں کی شکل بدل چکی ہوتی ہے اس لئے جناب سپیکر، میں پھر وہی درخواست کرتا ہوں کہ جب تک آپ اس ریونیو ایکٹ کو Revisit نہیں کرینگے اور اس میں Loopholes نہیں نکالیں گے، یہ پٹواریوں کے رحم وکرم پر یہ لوگ ہونگے۔ اب جناب سپیکر، دنیا میں مجھے ایک ملک بتادیں، اب جناب سپیکر، آپ ایک فرد جمع بندی کیلئے جب جاتے ہیں، صرف یہ پٹواری سے مانگتے ہیں کہ بھائی میری زمین کا فرد مجھے دے دو، وہ کہتا ہے کہ پانچ ہزار یا دو ہزار روپے یا تین ہزار روپے دے دو، میں جمع بندی کرتا ہوں تو اپنی زمین کا کاغذ، صرف ایک نمبر لکھنا ہوتا ہے، اس کے بھی مجھ سے پیسے مانگتے ہیں اور تین تین دن میں، کیوں نہ ہم اس کو کمپیوٹرائز کریں؟ دنیا کے سارے ملکوں میں یہ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہے اور یہاں پر بھی اس اسمبلی نے، لاء منسٹر صاحب تو نہیں ہے لیکن یہاں پر اس اسمبلی نے قرارداد پاس کی ہے کہ یہ جو ریکارڈ ہے ریونیو کا، اس کو کمپیوٹرائز ہونا چاہیئے تاکہ کسی کو جانے کی ضرورت نہیں ہو پٹواری کے پاس، اپنے گھر میں کمپیوٹر پر دیکھ کر اس کو پتہ لگے گا کہ میری زمین کی اب کیا پوزیشن ہے؟ ادھر تو جناب سپیکر، آپ مالک ہیں، زمین آپ کے پاس ہے لیکن پٹواری کاغذ میں کسی اور کے نام پر فروخت کر کے آپ کو پھر بیس سال کے بعد پتہ لگے گا، جب آپ زمین یا فروخت کرینگے یا کسی اور کو Mutation کرینگے تو آپ کو پتہ لگے گا کہ آپ کی زمین تو نہیں ہے، یہ تو کسی اور کے نام پر ٹرانسفر ہو چکی ہے، اسی لئے جناب سپیکر، ابھی جیسے ہی Landholding کم ہوتی جائے گی، جیسے ہی زمین کی قیمتیں زیادہ ہوتی جائینگی، اتنی ہی اس پٹواری کی Importance اور اس پٹواری کی جو رشوت یا اس کا جو وہ ہے وہ بڑھتا جائیگا اور جس طرح اسرار خان نے

کہا، اب وہ یہ کیا ایس ایم بی آ رہے، اب جناب سپیکر، وہ اس صوبے کا سب سے بڑا ہیڈ ہے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا، میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر کہ اس میں ایک ایسے آدمی کو لگانا چاہیئے جس کا اس فیلڈ میں تجربہ ہو، جناب سپیکر، آپ یقین کریں کہ میں چالیس سال میں پورا اس ریونیو کو نہیں سمجھ سکا، جب میں کوشش کرتا ہوں کہ میں اس کو سمجھوں، اتنا Complicated، اتنا پیچیدہ سسٹم ہے کہ میں چالیس سال میں اس کو نہیں سمجھ سکا۔

<u>جناب سپیکر:</u> خدا خیر کرے عبدالاکبر خان، جب آپ نہیں سمجھتے تو میرے اور بھائیوں کا کیا حال ہو گا؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> (قہقہہ) نہیں، میرا مطلب ہے سر، یہ بہت Complicated system ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اصل میں ٹوڈر مل جو۔۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> تو اس میں ایسے آدمی کو لگانا چاہیئے کہ جو اس سسٹم کو سمجھ سکے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اصل میں اس ایشو پہ پٹواری کی جان چھڑانے والی بات سیدھی سیدھی، ہمارے سائنس ٹیکنالوجی کے وزیر صاحب ہیں؟

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> نہیں ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاید سائنس ٹیکنالوجی کے وزیر صاحب، ثاقب اللہ خان۔ پہلے ان کو دیتے ہیں،

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> لیکن ثاقب اللہ خان! یہ جو Revisit کی بات کہی، یہ کون کریگا، یہ اسمبلی کے آپ لوگ ہی کرینگے یا کہیں اور سے لوگ آئیں گے، وہ کرینگے؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس پر بات کرنی چاہیئے کہ یہ جو ہماری تاریخ میں ایک نام آتا ہے ٹوڈر مل، یہ ٹوڈر مل کا جو قانون اس وقت بھی آپ کے ہاں چل رہا ہے، اس کو اس وقت کے حالات کے مطابق کون کرے گا؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس پر بات کریں، ورنہ خالی پٹواری کو نہ کوسیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ زه به تجاویز ورکومه جی، قانون Revisit زمونږه پکار دے چه مونږ ئے اوکړو، لیجسلیټرز یو او پکار ده چه محکمه ئے هم اوکړی ځکه چه محکمه هره ورځ دا ډیل کوی، هره ورځ د هغوی دا کار وی چه دا د ګورنمنټ فنکشن هغوی کوی، محکمه کوی نو پکار ده چه کومے مسئلے حکومت ته پیښیږی، هغے سره لیجسلیشن کوی۔ دا یو ګورنمنټ فنکشنری، یو اهم فنکشن دے جی او بیا مونږ ته هم پکار ده، دلته به زه د دے نه ځان نه خلاصوم چه مونږ ته نه ده پکار، چه مونږ ته پته وی چه یو شی کښے مسئله وی، پکار ده بحیثیت لیجسلیټرز مونږ ئے اوکړو۔ سر، زه دا تجاویز ورکومه جی، پرون جی په دے باندے ډیرے خبرے اوشوے جی، د پټواریانو چه مسئله ده جی، د پټواریانو ځکه مسئله ده چه هغه Hierarchyچه کوم د پټواریانو ده جی، هغه ټوله کرپټ شوے ده، دا که کله تحصیلدار خپل کار اوکړو، پټواری تحصیلدار تاسو ایمانداره راولئ، پټواری به ترے ولے اخلی؟ ډی او آر ایمانداره وی، تحصیلداران به ترے څنګه اخلی؟ خو سر دا ټول هر یو شے، دا مشینری چه ده، دا ټوله کرپټ شوے ده۔ زما جی مرید کاظم صاحب مشر ورور هم دے، دوئ چه کله اوتړ واغستو نو ما جی څلور پنځه دلته تجاویز ورکړی وو جی او ایشورنس هم منسټر صاحب راکړے وو جی چه دے باندے به عمل کوؤ۔ زه د دوئ ډیره شکریه ادا کوم چه د هغے نه پس، یو سرکلر هم په هغے باندے، یو لیټر هم شوے وو جی خو هغه خالی کمشنر پشاور هغه وخت سره کړے وو، بل چا نه وو کړے خو څه ترے نه جوړه نه شوه جی۔ وړومبے خبره داده جی، میاں صاحب هم پرون خبره اوکړه چه یره د پټواریانو پوسټنګ ټرانسفر کښے د ایم پی اے لاس نه وهی، سر دلته کښے د ایم پی اے یو Supervisory role دے، که ایم پی اے لاس نه وهی، هغه نه وائی، Recommendation نه کوی نو دا د شل دیرشو کالو دا محنت به ختم شی۔ دا سر پرون، دا یو څو Examples درکوم جی، دا زما حلقه ده جی، هغے کښے یو ټرانسفر شوے دے، درے څلور ورځے مخکښے، ما ته نن ملاؤ شوے دے۔ دیکښے یو پټواری صاحب د ایم پی اے، زما حلقه ده جی نو چه ما Recommendation نه دے کړے خو بیا به خپله شوی وی کنه جی، د یو پټواری صاحب پوسټنګ شوے دے نو دا داسے مزیدار پټواری

صاحب دے چه د ده خلاف انټی کرپشن کښے ایف آئی آر دے او ایف آئی آر د ډیپارټمنټ انکوائری په Base دے چه په هر ځل دا ثابته شوے ده، هر ځل دا ثابته شوے ده چه ده کرپشن کړے دے او غلط، بوګس انتقالات ئے کړی دی۔ دا ماته پروت دے جی نو چه کله یو سړے د انکوائری نه پس غل ثابت شی او زما حلقه کښے، ما خو Recommendation نه دے کړے او هغه راځی، دا څه میسج ورکوی؟ بدقسمتے داسے دے چه زمونږ خلق هم ایمان نه تیروی، دا ډیر لوئے بدقسمتے دے۔ رشوت ځکه دے چه هغه ئے اخلی، بل ئے مونږ ورکوو، دواړو له جهنم دے، دا نه ده چه خلقو نه، د دے ذمه وار مونږ هم یو، ورکوو هم مونږ خو سر، Supervisory role دے، زما یو تجویز دا دے، مخکښے مے هم کړے وو چه پکار دا ده چه د حلقےایم پی اے له دا سړے واک ورکړی چه د خپل د حلقے سړے، بهر نه، دا نه چه د بهر نه خلق راځی، هغه ځائے کښے د اولګوی چه څو پورے دا سسټم ټهیک شوے نه دے چه کم از کم مونږ نه خو تپوس شته کنه جی چه کم از کم هغه دومره چټ چه مونږ خلقو له ورکوو چه د هغے خو عزت پاتے شی کنه چه خدائے اومنئ په انتقال باندے پیسے مه اخلئ، خدائے رسول اومنئ، څه خو چه د Supervisory role وی کنه جی۔ دویم سر، ما دا هغه وخت تجاویز ورکړی وو چه تاسو مهربانی اوکړئ، دا درے کاله Maximum tenure چه دے دا Reduce کړئ، یو کال ته ئے کړئ۔ ډی او آر ته دومره دغه مه ورکوئ، اختیار چه په هغه یو ځائے باندے دومره Establish شی چه هغه د هغه ځائے بادشاه شی۔ Literally دا زمونږ په دغه کښے راغلی دی چه مونږ په دے باندے هم سفارشونه کړی دی چه خدائے او رسول اومنئ د خلقو کارونه بند دی، یو پټواری ټرانسفر شو، هغه د ځان سره ریکارډ یوړو، ریکارډ نه ورکوی نو د یو کال نه زیات Maximum هغه پکار دے، Maximum tenure سروس رولز کښے دی، زما ریکویسټ دا دے چه اوشی۔ مخکښے مے هم تجویز دا ورکړے وو چه یو کال اوکړئ، دویم تجویز مے ورکړے وو چه دا سړے، پټواری چه یو ځل په یو حلقه باندے کار اوکړی نو چه د ډسټرکټ څومره نورے حلقے وی هغه ئے پوره کړے نه وی، هغه بیا دلته مه راولئ، هلته ئے مه راولئ، نو زما په حلقه کښے، زما په ضلع کښے که فرض کړه 96 ډسټرکټس دی نو یو پټواری به څومره

تکړه وی چه دا 96 به اوکړی؟ بیا به راځی هغه ایک او تین ته او چار ته۔ جناب سپیکر صاحب، مسئله ورکښے بله دا ده چه زمونږ د خلقو Objective دا نه دے چه مو نړه کرپشن ختم کړو، چه کله زمونږ Objective دا شو چه دا شے ختم کول غواړی نو انشاءاللہ څه نه څه لاره به اوځی، دا داسے نه ده چه پټواری ورکښے ګرم دے، دیکښے ګرداور، دیکښے کلرکان، دیکښے ډی او آر، دا ټول ګرم دی، سر مه منئ، وائی ئے ځوک نه، خو هر یو سړے د ایمان تیر کړی، په قسم د خبره اوکړی چه دوئ سره رپورټونه نشته دے چه ډی او آر دومره پیسے اخلی، پټواری دومره پیسے اخلی، تحصیلدار دومره پیسے اخلی، په پوسټنګ ئے دومره واغستے، دوه لکهه ئے ورکړے، څلور لکهه ئے ورکړے، قسم د اوخوری ټول جناب سپیکر صاحب، دا نه ده چه سترګے پټے کړو، دا ډیره زړه ورانه ده۔ هر یو پټواری، هر یو تحصیلدار، هر یو ډی او آر، تاسو د دوئ Assets خو اوګورئ کنه جی او حقیقت خبره ده چه دے ټائم نیب څه شو، دے ټائم ایف آئی اے څه شو، دا هډو ښکاری نه؟ هغه وخت فائلونه راشی چه کله ډکټیټرشپ راشی، بیا تاسو دا چټ ورکړے دے، دا ورکړئ۔ دا سر یو بل Example درته ښایم، پرونے جی، زمونږ د سپیچ نه پس زما د حلقے یو بل پټواری دے چه د هغه شپږ ځله آرډر شوے دے، شپږ ځله او شپږ واړه ځله د هغه ټرانسفر نه دے شوے، هغه بیا بیګاه ئے ټرانسفر کړے دےاو ډیر عجیبه غوندے دے، لیکلی ئے دی: Under transfer ، From کښے، From لیکی، کښے From بیا Name of patwari Urmar Miana, under transfer تاسو خو چه ټرانسفر کوئ خو د یو ځائے نه ئے بل ځائے ته کوئ کنه جی چه یو سړے Under transfer وی د دے څه مطلب؟ ارمړ میانه نه، هغے کښے خو ځوک بل ځوک ناست دے او بیا دا اوګورئ سر، یا زما آواز ئے پرون خوښ شوے وو چه که څه هم وو نو ما ته دے ځل چونکه اړمرمیانه زما حلقه ده نو انفارمیشن ئے ماته راکړی دی۔ جناب سپیکر صاحب، نن سترګے پټول نه دی پکار، د دے تجاویز، د دے حل پکار دے۔ کمپیوټرائزیشن پنځه شپږ کاله مخکښے، دا به ئے دریم Attempt شی خو هر وخت کمپیوټرائزیشن چه خبره اوشی هغه خرابه شی۔ پټواری صاحب، تحصیلدار صاحب، ډی او آر صاحب، ریونیو ډیپارټمنټ وائی چه دا کیږی نه، ولے نه

کیږی؟ په ټوله دنیا کښے کیږی نو دلته ولے نه کیږی؟ دلته ځکه نه کیږی چه ریکارډ صفا شو نو د کلرک نه واخله بره پورے دے ډیپارټمنټ کښے به پیسے څوک ورکوی؟ جناب سپیکرصاحب، کور په کور جهګړے دی، کور په کور جهګړے دی، بالکل لاء Revisit کول پکار دی خو په ډیر پوائنټس باندے لاء Elaborate ده، څه نه څه دغه شوی دی خو چه تاسو نه منئ، نو قرآن هم خلق نه منی، قرآن نه منی، قرآن کښے به څه Revisit کوؤ؟ هغے کښے خو ئے لیکلی دی کنه چه "الراشی والمرتشی کلاهما فی النار"، دواړه جهنمیان دی خو چه نه ئے منئ، وائی قرآن به څوک Revisit کوی؟ جناب سپیکرصاحب، نیت ضروری دے په دے دغه کښے، د ریونیو ډیپارټمنټ خلاف کرپشن کښے، جنګ کښے نیت پکار دے جی۔ زما مخکښے هم ریکویسټ وو، زما بیا هم ریکویسټ دے، سر تاسو هم وئیلی دی، پرون میاں صاحب هم یو خبره اوکړه چه تجاویز راکړئ، تجاویز سر چه کله مرید کاظم صاحب، زمونږ مشر رور دے، دے چه کله راغلو، ما ورته ورکړی وو او ایشورنس راته ملاؤ شوے دے جی، ستاسو د اسمبلئ په ریکارډ باندے دے خو زه به بیا هم ریکویسټ کوم، زه به خپل مشرانو ته دا ریکویسټ کوم چه مهربانی اوکړئ چه دا یو کمیټی جوړه کړئ، په دیکښے د پارلیمانی پارټئ مشران کیږدئ، بل څوک کیږدئ خو هغه د دے تجاویز باندے کښینی، ډیر ښه ښه افسران راغلی دی، ډیر ښه ښه افسران راغلی دی او دا شے خرابیږی لګیا دے، دا زمونږ د حکومت او د بل حکومت خبرے نه دی، دا یو ټرینډ دے۔ میاں صاحب خبره اوکړه، هغه ورځ ډیره مزیداره خبره ئے اوکړه چه دا سرکاری سړے دے، خپل کار به کوی۔ ولے هغه غواړی چه زما دے فلانی ځائے کښے د اوشی؟ ځکه چه پیسه ده جی چه کله پوهه شو چه کار دے او چرته به ئے کوم، هم دغه کار دے بل ورکښے څه نشته دے، هیڅ مسئله به نه وی، نه به تاسو تنګوی، نه به مونږه تنګوی۔ اوس خو داسے مسئله ده چه خپله هم ګرم دی او مونږه هم خرابوی۔ په پیسو لین دین اوشی، چه کله هغه لین دین اوشی بیا به مونږ ته ټول کښینی چه یره په دے باندے خو یو دستخط اوکړئ، په دے باندے دستخط اوکړئ۔ خبره داسے ده چه جی دا ټول، تاسو خالی د پټواری د Recommendation خبره کوئ، زه د هر یو Recommendation خلاف یم۔ لااله

الا الله محمدالرسول الله چه اوسه پورے مے کوم Recommendation د هر څه د پاره کړے دے ، په زړه بد مے کړے دے ، میرټ پکار دے او دا تباهي چه ده، دا ځکه ده چه دا مونږه کوؤ دا سے۔ گرم یو ، ملزمان یو او گنهگاران یو خو سر څه لاره خو ورته پکار ده چه جوړه کړو کنه جی۔ ډیپارټمنټ خو د پاکستان تاریخ کښے لاره جوړه نکړه؟ لاره جوړه نکړه او ئے گورئ چه نن کوم پټواری، تحصیلدار، ډی او آر او دا نور کلرکان او دا هر یو بلا چه ده ورکښے جی، دا چه نن اوگورئ، پرون ئے هم Assets اوگورئ، هغه بله ورځ ئے هم اوگورئ، سر دا مسئله به هله کیږی چه د دے بحث نه بعدکمیټی ورته جوړه شی، مشران د ورکښے کښینی، میاں صاحب د ورکښے کښینی، مونږه جونیئرز د ترے اخوا کړی، سنئیرز د کښینی ورکښے چه چا دا خپل دغه کړے دےاو منسټرصاحب د چیئر کړی او دے د کښینی او یو شپږ اووه تجاویزه چه مونږ ته مو ایشورنس ورکړے دی، دا حل ئے رااوکاږئ جی۔ دا خلق د دے عذاب نه خلاص کړئ او سر ستاسو په وساطت به زه نن خپل دے ملگرو ته، خپل د حلقے دے ملگرو ته، خپل ووټرانو ته هم دا وایم چه خدائے رسول اومنئ دا رشوتونه مه ورکوئ۔ په مذهب کښے Difference نشته، تاسو ئے ورکوئ ځکه ورانه ده، دا بل ئے چه اخلی ځکه چه تاسو ئے ورکوئ او مذهب وئیلی دی چه دواړه جهنمیان دی او دواړه دی۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکرصاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> *شکریہ۔اسرار خان گنداپور صاحب۔*

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور:</u> *تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں، یہ نہایت اہم موضوع ہےاوراس پر شاید اور ممبران بھی بات کرنا چاہیں لیکن رولز کے تحت اگر آپ دیکھیں تو موؤر جو ہے، وہ تیس منٹ تک بات کر سکتا ہے، Minister concerned بھی اس طریقے سے۔ یقیناً سر، میں بات کو لمبا نہیں کرنا چاہتا کیونکہ کل بھی اس پر بات ہو چکی ہے لیکن سر کل جو یہاں پر ایک ماحول بنا تھااوراس کے بعد جو آج اخبارات میں آیا ہے، یقیناً اُس کا میں ذرا جواب دینا چاہونگا، نہایت احترام کے ساتھ۔ سر، میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔*

<u>جناب سپیکر:</u> *اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب! وہ بھی کریں، خیر تھوڑا سا، Be brief۔*

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور:</u> *جی سر۔*

جناب سپیکر: لیکن کچھ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی اصلاح کیلئے، لاء ریفارمز کمیٹی کیلئے جو آپ کی اچھی تجاویز ہوں، خالی وہ تھوڑی سی دو چار کرلیں اور کمیٹی کا انہوں نے کہہ دیا، وہ بھی موؤر ہیں، آپ بھی موؤر ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے کہ Basically میں نے اس کو لایا تھا، کال اٹنشن، ابھی جو بات ہوئی تو اس کو ایڈجرنمنٹ موشن میں Convert کردیا تو Basically یہ Sin promotion ہے۔ Sin promotion سر وہ ہے کہ حکومت کی پالیسی پر عدم اعتماد ہے اور حکومت نے اس کو Defend کرنا ہوتا ہے۔ چونکہ میں نے جو یہاں پر مسئلہ اجاگر کیا تھا، وہ ریونیو کے ماورائے قانون اقدامات، عدالتی احکامات کو رد کرنا، نت نئے طریقوں سے ماتحتوں کو تنگ کرنا، تو یہ تین ایشوز تھے، اس کی میں نے کل بھی مثال دی، اگر منسٹر صاحب ضروری جانیں گے، میں پھر بھی اس پر بول سکتا ہوں لیکن ہاؤس کا قیمتی وقت ضائع ہوگا اور انہوں نے اس کو سیکنڈ بھی کرلیا تھا کہ واقعی سات بندوں کا مسئلہ بنا ہوا ہے، آپ نے بھی چیئر سے رولنگ دی تھی۔ صرف سر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہاں پر ہم ایک مسئلہ لے کر آتے ہیں، درانی صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں، میاں صاحب کی جو قربانیاں ہیں اور جس انداز میں حکومتی مؤقف کو پیش کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک تھکا دینے والا عمل ہوتا ہے اور ساتھ روز کی ایک ایسی سروس ہے کہ Thankless job ہے لیکن سر، جب ہم ممبران اسمبلی یہاں اسمبلی میں آتے ہیں تو ہم اپنے حلقوں کے نمائندے کی حیثیت سے آتے ہیں اور فوجی انداز میں ہر مسئلے کا کوئی Straight jacket solution نہیں ہوتا۔ درانی صاحب نے جو باتیں کیں اور سر، انکی حق گوئی کی بات کی، ضمیر کی آواز پر لبیک کہا، بالکل میں جانتا ہوں یہ انکا استحقاق ہے، بطور ممبر یہ کہہ سکتے ہیں اور میں بھی سر نہایت ادب احترام کے ساتھ یہ سمجھتا ہوں کہ جو میں نے Quote کیا تھا، وہ بھی ایک مائنڈ سیٹ کے Against تھا، اگر ایک بندے کے Against ہوتا تو میں تحریک استحقاق لاتا۔ وہ مائنڈ سیٹ یہ تھا کہ سر، پہلی اسمبلیوں میں جو پرانا ایک طریقہ کار رہا تھا، میڈیا کے ذریعے، ایک شجر ممنوعہ تھی جو کہ فوج تھی، اس کے کردار پر بات نہیں ہوسکتی، بجٹ پر بات نہیں ہوسکتی، ہر ایک اس پر خاموش ہوجاتا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ نے پہلی بار ایک جراءت مندانہ فیصلہ کیا اور جو Single line defense budget تھا، اس کے اوپر ڈیبیٹ کی اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی تک این ایل سی کا سکینڈل آیا اور یہ پارلیمنٹ نے اپنے آپ کو Exert کیا۔ یہ حکومت جب Establish ہوئی تو اس کو بھی چند مشکلات درپیش تھیں اور اس وقت یہ سمجھا گیا کہ اب جو دوسرا شجر ممنوعہ ہے، وہ پولیس ہے اور اگر ہم میں سے کوئی بھی ممبر کوئی بات کرتا تو تاثر

یہ ابھرتا کہ نہیں یہ جو قربانیاں دے رہے ہیں، کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے اور ہم بھی آہستہ آہستہ چپ ہوتے گئے۔ اگر حلقوں میں کوئی مسئلہ بنتا ہے، پتہ ہوتا ہے کہ Ultimately بننا کچھ نہیں ہے، اپنے سر پر گزارو اور بس خاموش رہو۔ اب تیسرا مسئلہ سر، یہ ہے کہ افسر شاہی بھی ہمارے لئے شجر ممنوعہ بنتی جارہی ہے اور اگر ہم یہاں پر بات کرتے ہیں، دلیل سے کرتے ہیں تو اگر جذباتی انداز میں ہو، اس کو اس انداز سے لیا جاتا ہے کہ یہ فلاں صاحب جو ہیں، یہ ہمارے قومی ہیرو ہیں۔ سر، میری طرف سے اس کو صدارتی ایوارڈ دے دیں، میں اس پر خفا نہیں ہوں لیکن سر، بات یہ ہے کہ یہاں سے جو Message convey ہوتا ہے اور آج کے اخبارات نے بھی اس انداز سے لیا ہوتا ہے، ہم تمام ممبران اسمبلی کیلئے مسئلہ بنتا ہے، میرے لئے سر شکر ہے مسئلہ نہیں ہے، میں تیسری پیڑی میں سیاست کررہا ہوں، قیام پاکستان سے پہلے کررہا ہوں، آج بھی اللہ کی مہربانی ہے کررہا ہوں اور جب تک عوام کا اعتماد ہوگا، اللہ کی مہربانی ہوگی، کریں گے لیکن سر، بہت سے ہمارے ممبران ایسے ہیں جن کیلئے مسئلہ یہ ہوجاتا ہے کہ اسمبلی سے اگر ایک Message convey ہوجائے تو وہ جو ادارہ ہے، اس میں پھر یہ ہوتا ہے کہ یہ ممبران اسمبلی جب جاتے ہیں اور وہاں پر جو ایک کلاس بیٹھی ہوتی ہے سر، اس کلاس کا یہ ہوتا ہے کہ یہ ان کے Up up کے جو مسائل ہوتے ہیں، وہ اتنے گمبھیر ہوتے ہیں، یہ اتنے ایک دوسرے کو جکڑے رہتے ہیں کہ اگر ایک کوئی بات کرے گا تو دوسرا میری Backing کرے گا۔ اگر دوسرا میری Backing کرے گا تو میری سیٹ کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور جو تجاویز ہوں گی وہ اسمبلی میں ایک ڈیبیٹ ہوگی، اخبارات کی شہ سرخیاں ہوں گی، Ultimately ہوگا کچھ بھی نہیں۔ میری سر، اس میں یہ گزارش ہے کہ ہمیں اس چیز کو دیکھنا چاہیئے کہ جو صاحب ہیں، جن کے متعلق ہمارے سینیئر عبدالاکبر خان نے بھی بات کی، ایک قانون ہوتا ہے، ایک قانون کی سپرٹ ہوتی ہے، اگر سر آپ قانون کی سپرٹ پر عمل کریں میرے خیال میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور کوئی بھی جب یہاں تک پہنچتا ہے، وہ کسی سے یہ نہیں کہتا کہ اس کی زمینیں میرے نام پر چڑھا دو، مسئلے مسائل ہوتے ہیں، اس کی ادراک کیلئے کال اٹینشن، ایک طریقہ کار، موشنز وغیرہ آتی ہیں اور انہی موشنز پر یقین دہانیاں ہوتی ہیں لیکن جب Ultimately یہ Message convey ہو کہ نہ منسٹر Matter کرتا ہے اور نہ اس کی Assurance matter کرتی ہے اور اگر اسمبلی سیکرٹریٹ سے کوئی ریمائنڈر بھی جائے جو کہ میرے کیس کا گیا ہے، یہ جو آپ نے بڑی مہربانی کی ہے، ریسرچ آفیسر یہاں پر بھرتی کیا ہے جو کہ میرے کال اٹنشن کا اس نے از خود نوٹس بھی لیا اور کہا کہ یہ ایشورنس ہے، اسکی پیروی کریں اور

Ultimately سر یہ ہو کہ طاقت کا سر چشمہ جو ہے، وہ کہیں اور ہے، تو سر جو کل میں نے بات کی تھی، میں آج اس پر قائم ہوں کہ موصوف کی ذات سے مجھے اختلاف نہیں ہے، انداز حکمرانی سے ہے اور وائسرائے کے وقت بھی سر اسمبلیاں تھیں، 1935 ایکٹ کے نیچے بھی تھیں لیکن فیصلے جو تھے وہ ایگزیکٹیو کونسل کیا کرتی تھی اور وہ ممبران اسمبلی بھی ہوتے تھے، ڈیبیٹس بھی کرتے تھے لیکن یہ ہوتا تھا سر، کہ اس کا جو سکوپ تھا، وہ Limited تھا۔ جب Self Rule آیا سر، اور ان کو دوبارہ برطانیہ بھیجا گیا تو سر جب وہ حضرات وہاں پہ گئے، ان کو کہا کہ You are unfit for governance، آپ نے وہاں پر Rule کی ہے، آپ یہاں پر Govern نہیں کر سکتے، آپ مہربانی کرکے ریٹائرڈ Consider کریں، وہ بھی تاج برطانیہ کے تو وفادار تھے لیکن جو Governance تھا، وہ Govern نہیں تھا، وہ Rule تھا۔ میری سر گزارش یہ ہے کہ ہم جتنی بھی تجاویز یہاں پر دیں، عبدالاکبر خان سینیئر پارلیمنٹرین ہیں، خود زمیندار ہیں اور جیسے کہ انہوں نے کہا کہ یہ ایک بندے کا مسئلہ نہیں ہے سر، مسئلہ 70 سے 80% بندوں کا ہے جو آپ کے Electorates ہیں، جب ان کے مسائل ہونگے تو یقیناً ہمارے پاس آئیں گے، اگر ہمارے پاس آئیں گے اور ہمارا اپنا یہ حال ہوگا کہ ہمیں قانون کی پیچیدگیوں میں الجھا کر اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی جائے کہ قانون پر عمل درآمد ہو رہا ہے تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ حقیقت نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہے ٹریژری بینچز سے کہ اگر واقعی ہم اس مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں، جو میری گزارشات تھیں، کل بھی میں نے پیش کیں، دوبارہ ٹائم نہیں لینا چاہتا جیسے کہ ثاقب خان نے کہا، میں سیکنڈ کرتا ہوں، آپ ایسا کریں اس ہاؤس کی ایک علیحدہ کمیٹی بنائیں کیونکہ مجھے پتہ ہے، شکور خان اب اس مسئلے کو Handle نہیں کر سکتے، جس کی Backing پر پوری گورنمنٹ ہوگی، جو اخبارات کی شہ سرخیوں کی زینت بنی ہوگی، مجھے پتہ ہے کہ رپورٹ کمیٹی کی پہلی بھی Adopt ہوئی ہے اور اب بھی Adopt ہو جائیگی اور ہوگا کچھ نہیں۔ آپ مہربانی کرکے چند سینیئر پارلیمنٹریز کی ایک کمیٹی بنائیں اور جو ہمارے Grievances ہیں، آپ ہم سے سن لیں اور آپ ان کو بٹھا کر ان سے پوچھ لیں۔ اگر آپ کی تسلی یہ کر لیں کہ یہ یہ جو واقعی قانون کے ساتھ کھلواڑ کیا جا رہا ہے، مردم آزاری کی جا رہی ہے یا واقعی قانون پر عمل درآمد ہو رہا ہے تو پھر سر، اگر آپ اس کو تمغہ جرات دیں، حسن کارکردگی دیں، میرا کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن میں پھر بھی اس پر Insist کروں گا کہ چونکہ جو میری موشن ہے وہ Censure motion ہے، مہربانی کرکے اس پر ڈیبیٹ کو لپیٹنے پر اکتفا نہ کیا جائے، اس کا حل تجویز کیا جائے۔ تھینک یو، سر۔

بیگم سعیدہ بتول ناصر: سپیکر سر، مجھے بھی ایک بات کرنی ہے، ایک منٹ مجھے دیں سپیکر سر۔

جناب سپیکر: بس ابھی دو، دو منٹ کر لیں، بات کر لیں۔ جی بی بی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: او د ربرہ د ے پسے جی، د ے پسے۔

بیگم سعیدہ بتول ناصر: شکریہ جناب سپیکر، شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!۔۔

جناب سپیکر: لیکن مختصر کریں جی، سارے۔

بیگم سعیدہ بتول ناصر: جی مختصر ہے۔ اسرار صاحب بہت اچھے طریقے سے بات کرتے ہیں، بہت ہماری ان سے توقع ہوتی ہے کہ یہ عوام کے بہت مفاد میں بات کرتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ اسرار صاحب بہت اچھے وکیل ہیں، کوئی بھی مسئلہ ہو تو وہ اس کو بہت یعنی Convincing، ان میں Power ہے لیکن بات یہ ہے، یہ ایک حقیقت ہے، کل جیسے بات ہوئی تھی، کرپشن کی بات تھی، پٹواری کی یہ بات تو سمجھ آئی ہے کہ ایس ایم بی آر کے خلاف بات کی گئی ہے، جیسے کہ افسر شاہی کے خلاف انہوں نے بات کی ہے تو دوسری طرف سے درانی صاحب نے کہا کہ میرا ضمیر، ایک حق گوئی کی بات کی ہے کہ وہ ایس ایم بی آر جو ہے، وہ بہت ایماندار ہے، میاں صاحب نے بھی ان کی تائید کی۔ جناب سپیکر، یہ میں یہاں کہنا چاہونگی کہ یہ ہمارے ادارے بیس ہوئے ہیں، ساٹھ ہوئے ہیں، ہمارے ادارے جو ہیں تباہ ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ کرپٹ ہو چکے ہیں، وہ محض اس لئے کہ یہ جو سیاسی سرپرستی ہوتی ہے، جیسے کہ میاں صاحب نے کہا کہ ہم اگر پٹواری کے سر سے ہاتھ ہٹا دیں، خود پٹواری کی کوئی ایک حیثیت نہیں ہوتی، ہم لوگ اس کو Powerful خود بناتے ہیں۔ ثاقب صاحب نے بھی بات کی کہ Recommendation کی پہلے بات، انہوں نے خود کہا کہ میری Recommendation ہونی چاہیئے، پھر انہوں نے خود کہا کہ Recommendation کسی بھی ایم پی اے کا سیاسی Influence نہیں ہونا چاہیئے، یہ صحیح بات ہے۔ بات صرف یہ ہے جناب سپیکر، کہ منسٹر صاحب سے جب جواب لیا گیا تو منسٹر صاحب نے کہا کہ میں نے سی ایم صاحب کو بھی کہہ دیا تھا کہ وہ جو ایس ایم بی آر ہے، وقار ایوب میرے خیال میں ان کا نام ہے، اس کو ہٹا دیا جائے، تو ایک فرد کے ہٹانے سے تو کوئی ادارہ، یہ تو ایک عام سی بات ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ موشن کی طرف آ جائیں، موشن پر بولیں۔

بیگم سعیدہ بتول ناصر: میں موشن کی طرف آتی ہوں، جہاں پر کرپشن کی، پٹواریوں کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: بس کسی کانام نہ لیں، موشن پر آجائیں۔

بیگم سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر، میرے پاس بھی ثبوت ہے، یہ ہمارے علاقے میں صغیر احمد ایک پٹواری ہے، اس پر کرپشن کے بہت سارے سینکڑوں الزامات ہیں، وہ کرپٹ ترین پٹواری ہے اور ابھی وطن کارڈ کے گپلوں کے سلسلے میں عوام نے اس کے خلاف جلوس بھی نکالا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے، آپ اس پر رولنگ دیں یا جو بھی کمیٹی بن رہی ہے، اس میں یہ انکوائری کرائیں کہ اتنا کرپٹ جو پٹواری ہے، اس کی حکومت، خود وزیر صاحب کیوں سر پرستی کر رہے ہیں اور وہ سیاسی جلسے کیوں منعقد کروا رہا ہے؟ یہ تو کھلے عام بات ہے کہ ایک طرف سے پٹواریوں کو ہم اتنی طاقت بھی دیتے ہیں، وہ ہمارے لئے جلسے بھی کرواتے ہیں، دوسری طرف سے ہم یہاں پر اسمبلیوں میں بات ایسی کرتے ہیں کہ یہ نہیں ہونا چاہیئے، یہ نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ عالمگیر خلیل صاحب، عالمگیر خان خلیل صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا موضوع پرون راسے مطلب چیړلے شوے ده، میاں صاحب هم خپل یو سپیچ کښے اووئیل چه ډیر ښه افسران دی زمونږ او ملائک دی او ولی الله ګان دی، زه به درله یو لنډ مثال درکړم سپیکر صاحب، دا یو انتقال ماسره پروت دے چه یو اعلیٰ افسر پټواری ته وئیلی دی چه دا انتقال اوکړه، زما د پاؤکی د زمکے Minimum قیمت یو لاکھ روپئ مرله ده او Maximum د پاوکی مرله په چھبیس لاکھ خرخیږی په' مین' روډ زمونږه۔ په'مین' روډ زما خپله دیخوا ته زمکه ده، پکښے هغه پلازه ده په'مین' جمرود روډ، پټواری لګیدلے دے جی په 9/12 باندے ئے انتقال کړے دےاو په هغه زمکه کښے موجوده وخت کښے ملک پلازه ده۔ ملک پلازه باندے د دے غټ بیوروکریټ خپلوان دی، چه هرڅوک ئے دی، نه پیژنمه چه دا په کومه باندے، هغے باندے بیا تحصیلدار رپورټ ورکوی چه په دے به سی وی ټی جمع کیږی نو هغه سړے ورته وائی چه آسمان نه هم راکوز شی، زه یو پیسه هم نه ورکوم۔ دا جی دا دے ما د ځان سره ریکارډ راوړے دے، په دے د لږه انکوائری اوشی، زه د میاں صاحب په علم کښے صرف راوستل غواړم چه میاں صاحب! دا تاسو وایئ چه دا ولی الله ګان دی او دوئ بالکل غلط کار نه کوی، تحصیلدار پرے لیکی چه دا به سی وی ټی جمع کیږی، د هغے نه پس، غله خوټول دی، ډی او

آر پرے لیکی چه سی وی ټی به جمع کیږی، دا دریو میاشتو کښے ، د هغے باوجود هغه ورته وائی چه نه دا به نه جمع کوئ او دا ورته وائی دا به ته هبه کوے ، هبه خو هله کیږی چه یو سړے میرات وی اوبچی ئے نه وی، هله کیږی، نو سپیکر صاحب، یو مهربانی اوکړئ، ټهیک ده مونږ کښے هم غلطئ شته، که زمونږ ایم پی اے ګان نه تلل، د ډی آر او په دفتر کښے نه کښیناستے ، دومره ئے ځان نه سپکولے ، نن به مونږ ته افسرانو په دومره سپک نظر نه کتل، مونږ کښے خپله هم غلطئ شته۔ زه به تاته په دے حلف او په دے فلور باندے کلمه او طلاق تیر کړم چه ماته د پټواری په سر دیرش لکهه حجرے ته راغلی دی، ما نه دی اخستے او زما نه پس هم دے افسرانو په دولس لکهه باندے هغه پټواریان راوستے دی۔ زه به درته، خو دلته په قرآن طلاق کیږدئ، دغه افسران هم راولئ او دا ایم پی اے ګان د هم کیږدی، دلته به قرآن پروت وی او درے کانړی، چه آیا چاپکښے پیسے اخستے دی، څوک پیسے اخلی، مونږ ته د داسے یو پاک ولی الله ډی او آر اوښائی، او ډی اوآر څه وائی؟ هغه وائی ایم پی اے څه وی، وائی ما څوک نه شی بدلولے ، تا به څوک څه بدل کړی؟ ته شوره ورکوے او شوره اخلے ، پاکه خبره ده۔ منسټر صاحب ته مے اووئیل ډی او آر، خفه کیږی د نه، وائی "*میں کیا کروں،وہ بدلی نہیں ہوتا*" نوما وئیل چه بیا ناست څه ته یے ، بیا خو استعفیٰ ورکړه کنه، بیا وزارت څه له کوے چه ته ډی او آر نه شے بدلولے نو بیا ناست څه ته یے ؟ چټی درپسے د وزارت نوم دے۔ وائی "*میرا کوئی مانتا نہیں ہے*"، دا مرید کاظم صاحب ماته اووائیل نو ماورته اووئیل چه پخپله ګریډ 17نه شے بدلولے نو بیا د وزارت مطلب د څه شو؟ نو مهربانی، لکه دغلته پکښے دا ځائے دے ، کیس درله درکوم، د دے د انکوائری اوشی چه آیا دا د حکومت ساړهے سوله لاکه ټیکس وو، په دے سی وی ټی ساړهے سوله لاکه راځی چه دا کوم قیمت دوئ اچولے دے ، ساړهے نو لاکه کښے ئے مرله اچولے ده، د هغے باوجود پرے باندے راځی ساړهے سوله لاکه ټیکس او که اوریجنل قیمت زما د پاوکی د دغه ځائے ، راشئ اوګورئ که دغه ځائے په بیس لاکه روپئ مرله خرڅوی، زه ئے ترے اخلم راځه اوس، نو یو خودا چه قیمتونو کښے فرق راغلو، بل سی وی ټی پرے نه جمع کوی، هغه ئے څه اوکړل؟ د خر په ځائے ئے کولال اوداغلو، ټول ئے

پریښودل پټواری ته وائی دا به تا هبه کړے وه، پټواری ئے لرے کړو ما ورته اووئیل چه لرے دکړو، ټهیک ده ستاسو خوښه ده، بادشاهان یئ نو سپیکر صاحب، هر طرف کښے غلطئ شته، مونږ کښے هم غلطئ شته خو دا نه چه هغه ولی الله ګان دی، هغه هم ولی الله ګان نه دی، خفه کیږه مه چه نوکر کیږی خدائے راستی که ورسره ویره وی چه اته کاله نوکری تیریږی، نن ستا د پیښور پټواری په لینډ کروزر کښے ګرځی، نن دے حد له ستا افسران راغلل چه ستا ایس ایم بی آر پټواری سره په فرنټ سیټ ناست وی۔ مخکښے به د ایس ای دفتر سره خوا کښے پټواری تیریدے نه شو، نن پټواری ډرائیونګ کوی او قسم په خدائے ستا ایس ایم بی آر ورسره په، دا ایس ایم بی آرنه یادومه، یو ایس ایم بی آر ما پخپله کتلے دے چه پټواری سره په فرنټ سیټ ناست دے نو دا افسران دومره رااوغورزیدل، دا که ورانه ده د خانه ده، چه ورانه ده هم د دوئ نه ده، بدنام پرے ایم پی اے دے، وائی ایم پی اے دا کوی۔ زه به ئے خپله حلقه کښے پریږدم، دوئ د کوی خو آیا دوئ به دا ما سره قرآن اوکړی، زه به ئے بغیر پیسے ټکے راولم دا پټواری، دا ګارنټی به ما له راکړی؟ نو سپیکر صاحب، دا یو څو خبرے وے او دا مثال ما ځان سره راوړے دے، د دے انکوائری اوکړئ، که دا دروغ وی بس بیا به، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه جی، شکریه او دا، *اس کا کوئی حل، وجہ نہیں بتاتے، حل نہیں بتاتے کہ یہ جن افسران کو یا جن لوگوں کو* Diplomatic immunity *حاصل ہوتی ہے، (ہنسی) یہ* Diplomatic immunity *کیسی ختم ہوگی؟ یہ میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں، یہ کمیٹی بناتے ہیں۔*

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): یو منټ جی۔ دومره خبرے اوشوے، زه وایم چه مونږه هم د دے اسمبلئ ممبران یو، وزارت په خپل ځائے دے-----

جناب سپیکر: میاں صاحب! اوس یو خبره بله اوکړم، زمونږ د پارلیمانی لیډرانو دومره ډیر میټنګونه اوشول، د ایجوکیشن پالیسی جوړه شوه او تاسو ته مو دراولیږله، حکومت هلته تاسو کیښوده، اوس دلته راځئ تقریرونه هر یو کوئ۔

وزیر اطلاعات: جی د خدائے فضل دے، تقریرونه کول مو هم زړه غواړی۔

جناب سپیکر: نه ستا----

وزیر اطلاعات: دا سے خبرہ نہ دہ سپیکر صاحب، چہ تقریر نہ کوؤ نو تاسو وایئ جواب نہ ور کوئ، جواب ور کوؤ، تش تقریر نہ کوؤ۔

جناب سپیکر: تا زہ اخر کښے پاڅوم، د خبرے 'وائنڈ اپ' کولولہ تاسو پاڅومہ چہ کلہ یو ایشو 'وائنڈ اپ' کول وی نو ھغہ ستا ټائم وی، ھغے لہ زہ تاسو پخپلہ پاڅومہ جی۔

وزیر اطلاعات: بخښنہ غواړم، کہ یو لس منټہ، ځکہ چہ دا وخت دا سے نازک دے چہ تاسو بہ اخیری کښے آواز کوئ چہ شے پاتے نہ دے نو راغونډ کړئ، نو بخښنہ غواړم کہ یو لس منټہ مو ما لہ راکړل، زہ بہ پرے ، کہ نہ وی نو پنځہ منټہ راکړئ او بیا پرے کہ څوک خبرے کوی نو او د کړی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو بہ منسٹر صاحب کوی۔

وزیر اطلاعات: او منسٹر صاحب بہ ئے 'وائنڈ اپ' کړی جی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یا تو یہ کہ اس کو-----

جناب عبدالاکبر خان: یہ Next day کیلئے کر دیں۔

جناب سپیکر: Next day کیلئے،ہاں۔

وزیر اطلاعات: خیر دے سبا تہ د اوشی خو زہ پرے اوس-----

جناب سپیکر: سبا بہ ئے راوړو جی۔

وزیر اطلاعات: نہ جی چہ د سبا د پارہ پریس کښے چہ د دوئ څہ خبر راغلہ چہ د ھغے جواب موجود وی، زہ ریکویسټ کوم جی او زہ بہ ھم پہ ھغہ شکل باندے کوم------

جناب سپیکر: خو دوہ منټہ جی، میاں صاحب،دوہ منټو نہ زیات نہ، Not more than two minutes، سحر دا Continue ساتو-----

وزیر اطلاعات: بالکل جی، تاسو دومرہ فراخدلہ یئ، دا دوہ منټہ بہ اوږدہ شی، خیر دے خدائے بہ خیر کړی جی، ډیرہ مہربانی جی۔ د ټولو نہ اول خو زہ رشتیا خبرہ دہ سپیکر صاحب، د زړہ د کومی نہ د ټولو شکریہ ادا کوم، ډیر پہ ایمانداریٔ او واقعی دا خبرہ ډیرہ سنجیدہ دہ، دا د جذباتو نہ دہ، دا د نمبرو جوړولوھم نہ دہ،

دا ډرامه بازي هم نه ده، دا د الفاظو سره د لوبو کولو هم نه ده او نه داسې د يو ورځې ده، ډير په ښه طريقې سره د دې خبرو چه دا مشرانو کوم نوټس اخستې دې ، هغوی رشتيا حل غواړی، دا رشتيا زمونږ مسئله ده، نن به دا حکومت وی، سبا به بل وی، د دې نه مخکښې بل وو، بله ورځ به بل وی خو دا مسئله مونږ ته راپيښه ده او دا چه د ريونيو په حواله د زمکو د تقسيم زمونږ د وراثت، زمونږ دجهګړو، زمونږ د خفګانونو، زمونږ د دشمنئ د تربګنئ دا ايشو موجود ده او د دې يو مستقل حل ضرور پکار دې ، بالکل چه څنګه دوئ مناسب ګنړی او څنګه تاسو مناسب ګنړئ، که دا دومره غټ بوجه زمونږ دا مشران په خپل سر واخلی او دوئ رشتيا حل رااوباسی، دې نه به ښه خبره کومه وی؟ دا خو ډيره ښکلې او مناسب خبره ده چه يو داسې لار رااوځی چه په رشتيا هغه ټولې خبرې پخپله روانې وی او بالکل زه داسې يمه لکه چه سړې وائی ګنی په جنت کښې لګيا يو، لکه آئيډيل سيچويشن دې ، هر شې ټهيک دې او دا يو شې وران دې او دا به ټهيک کول غواړی۔ مونږ خو په خپل ځانی هر سړې د خپل ځان بيا ذمه وار دې او د ذمه وارئ په بنياد خپله خبره هغه سړې کولې شی، چه څومره سړې په خولو کښې ډوب دې ، څومره سړې ايماندار دې ، څومره بې ايمانه دې۔ د خپل ايماندارئ او د بې ايمانئ پخپله چه کوم دې ضمير ته سړې جواب ورکوی۔ ديکښې شک نشته چه "الراشی والمرتشی فی النار"خو دا خو د ډير پخوا نه دا خبره ده نو کله چا منلې ده، کله پرې عمل شوې دې؟ که په دې باندې عمل اوشو خو خبره صفا ده، بيا خو د دې خبرو ضرورت نه پيښيدو۔ زه يو خبره دوه داسې کول غواړم چه جناب سپيکر صاحب، بالکل ديکښې د فرد خبره نشته، د سسټم خبره ده خو په افرادو کښې که يو نيم فرد نسبتاً د بل نه ښه وی او زه ئې نه سپورټ کوم، دا د سسټم سهارا اخستل دی او ښه خلق Discourage کول دی۔ دا ډيره عجيبه خبره ده چه د يو خبرې بنياد به ته دا جوړوې چه دا ښه سړې ، ډير ښه سړې دې خو لکه ډير خراب دې ، دا په يو ټائم دواړه خبرې نه کيږی۔ کوم سړې چه په قانون باندې عمل نه کوی، هغه چه هر څوک دې ، هغه مجرم دې او د دې خبرې خدائې شته سپيکر صاحب، نه ما پرون په جذباتی انداز کښې خبرې کړې دی، زما سټائل به داسې ضرور وی، زه ئې د زړه د کومی نه کوم او زه

دوئ بالکل ویلکم کوم، ویلکم ورته وایم چه بالکل دا خبره ټهیک کول غواړی خو د ټهیک کولو د پاره څه خلق هغه وی چه خبره ئے منی، وائی هر څه ټهیک دی، چه نه ئے منی هر څه وران دی۔ دا اوس دلته اشارتاً ثاقب صاحب چه کومه خبره اوکړه چه د ده پټواری چه په هغه ثابته شوے ده، زه په دے باندے د یو وزیر په حیثیت او د اسمبلئ په فلور باندے ولاړ، د ممبر په حیثیت ډیر افسوس کوم چه یو ثابت شوے مجرم څنګه پټواری لګی؟ دا د محکمے غفلت هم دے او چه چا لګولے دے، د هغوی غفلت هم دے او دا غفلت مونږ تسلیموؤ چه که دا انکوائری، چه دا دوئ کوم رپورټ اوښودلو، دا ټهیک ده پکار دا ده چه هغه سړی ته سزا ملاؤ شی، نو چه د سزا سړے ته په ډیوټئ اولګوے او ته هغه له چه کوم دے اعزازیه ورکړے، دا به سسټم څنګه ټهیک کیږی؟ بالکل د دے خبرے اعتراف مونږ په دیکښے نه د چا نه یریږو، نه د چا ملګرتیا کوؤ چه دا پټواری بے ایمانه دے او ثابت شوے دے، د دے بے ایمانئ سزا به ورله ورکړے کیږی او چه چا ده له دا مراعات ورکړی دی، دغه ځائے ته ئے رسولے دے، د هغے به هم تپوس کول غواړی، د خدائے په نیز ئے هم کوؤ او د حکومت په نیز ئے هم کوؤ د هیچا چه کوم دے مونږ په هیڅ قیمت باندے ډیفنس نه کوؤ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه جی۔ دا په دے ایکشن واخلئ جی چه دا یو شے مخے له راغلو۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر صاحب، دا خبره جی ډیره ضروری ده، سبا به ستاسو او زمونږ غاړه نیولے کیږی چه دوه مخیزے خبره وی، زه د دوئ خبره سپورټ کوم، زه ئے مخالفت نه کوم، زه ئے ملګرتیا کوم، زه غواړم چه دا صفا شی دا خبره چه دوئ ولی اللّٰه ګان دی، زما خو رشتیا چه د ټولو خلقو نیکونه ډیر نیکان دی، زما په نیکه خو جنډے ولاړے دی، زما خو رشتیا ولی اللّٰه دے، شیخ شهباز بابا دے خو دا خبره نه شی کیدے چه انسان وی او دے به د غلطئ سره تعلق نه لری، دا ممکن نه ده او مونږ چا ته نه ولی اللّٰه وئیلے دے او نه څوک ولی اللّٰه دے او نه د ولی اللّٰه د حیثیت مونږ توهین کولے شو۔ مونږ چه کوم مجرم دے، دا عجیبه خبره ده چه بره افسر خو ډیر خراب دے خو د لاندے افسر به چه کوم دے ډیفنس کوم، دا څنګه خبره ده چه پټواری بیخی سونا شوه خو ګرداور خراب شو، تحصیلدار خراب شو، ایس ایم بی آر خراب شو؟ چه محکمه خرابه ده نو ټول

خراب دی او ما لا تر اوسه نه دی اوریدلی سپیکر صاحب، چه گنی پټواری ښه سړے دے، ما نه دی اوریدلے، زه اوس دروغ څله اووایم، ما د پټواری د ښه سړیتوب هډو اوریدلی نه دی او که یو سړے زما د پاره ښه دے، زه ورته ښه وایم، دا ټهیک خبره ده خو د پټوار د لاندے په نومے پټواری که زما د ترور خوے دے او که زما رشته دار دے، په نومے پټواری د دے نظام د کرپشن د ټولو نه غټه جړه ده، هغه هم افسرانو له شے پیدا کوی، زه د دے ملگرو سره په دے خبره کښے ملاتړ کوم چه دا ټهیک کیدل هم غواړی او خاصکر چه بیا عبدالاکبر صاحب کوم بنیادی خبرے اوچهیړلے، دے خبرو ته نظر خا مخا کول غواړی، کرپشن ختمول غواړی بالکل۔ جناب سپیکر صاحب، زه په ایمانداریٔ سره وایم چه کوم سړے کرپټ وی نو که پرے وس مے نه رسی نو د میاں گیرت بد دعا به اوکړم چه یا خدایا! ته ئے تباه وبرباد کړے، ' آمین' خو پرے اووایئ، که تاسو ایمانداریئ، لگ'آمین' خو اووایئ، په'آمین' مو خله نه خوزی؟

<u>آوازیں</u>: آمین،ثم آمین۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: نو تاسو اندازه اولگوئ، جناب سپیکر صاحب، زه دا هم وایم چه په دے ځائے کښے د رشوت د ختمیدو د پاره د حکومت په حیثیت زه دا په ایمانداریٔ وایم چه مونږه ئے د ختمولو کوشش کوؤ او چه کوم سړے د رشوت ورکولو او داخستو خبره کوی، لکه چه ثاقب صاحب دا خبره اوکړه، په دے خبره چه داسے مثال خبره وی، د هغے روک تهام کیدے شی، په هوا کښے خبرے چه فلانکی اوریدلی دی، ډینگری اوریدلی دی نو دا د اسمبلیٔ ممبران د پخپله په گریوان کښے اوگوری چه د دوئ په بابت کښے خلق څه وائی؟ دوئ د د خپلے حلقے تپوس اوکړی، دوئ د د خپل هغه پوزیشن تپوس اوکړی، دوئ چه د کومو افسرانو سره کښینی پاځی هغلته د تپوس اوکړی نو د چا په اوریدو خبره نه ده، په خپل عمل خبره ده۔ کوم سړے چه ایماندار وی، ایمانداری ئے نه پټیږی۔ کوم سړے چه بے ایمانه وی، بے ایمانی ئے نه پټیږی۔ خدائے د مونږ له د ایمانداریٔ توفیق راکړی او د بے ایمانیٔ نه مو د خدائے منع کړی او بے ایمانو له د خدائے سزا ورکړی چه دا معاشره صفا شی۔ یو ځل بیا زه د دوئ د دے خبرے تائید کوم جی چه کرپشن ختمول غواړی، دا محکمه ټهیک کول غواړی، دا

ناسور ختمول غواړی۔ زمونږ په ذمه چه کومه ډیوټی ده د حکومت، مونږ به ئے کوؤ چه د اپوزیشن کومه ډیوټی ده، هغوی به ئے کوی چه د ممبرانو کومه ډیوټی ده، هغوی به ئے کوی او دا زه په ایماندارئ وایم او په دے باندے به ټهیک مونږ عمل کوو۔

جناب سپیکر: شکریه میاں صاحب، خو دا کوم څیز چه ثاقب خانMentionکړو او دا آرډر که واقعی دا سے انکوائرئ کښے دغه ثابت شوے وی نو۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، زما هم هغه یو دغه وو، د هغے هم ذکر اوکړئ جی۔

جناب سپیکر: هں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: زما هم سر چه کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: او د ریږه، دا لږ یو منټ کنه، دا۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: زه وایم سر چه هدایات ورکوئ نو د دواړو هدایات ورکړئ۔

جناب سپیکر: لږ خو صبر اوکړه، هغه خو لا ختم هم نه ده۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ماوئیل، نه اوس که تاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته د هغے نه مخکښے رااودانګے۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر دے د پاره وایم چه که وائنډ اپ ئے کړئ نو بیا به څه کوؤ؟

جناب سپیکر: نو ختمه لا نه ده خبره، ماختمه کړے ده خبره؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بنه، بنه۔

جناب سپیکر: نو ته چه ما دومره ډسټرب کړے نو زه به اوس څه وایمه؟ زه هم سحر راسے تاسو اورمه کنه، (تالیاں) ډیره بے صبری بنه څیز نه دے۔ *بڑی بے صبری جو ہوتی ہے نا، وہ بھی بڑی خراب چیز ہے۔ جی بات ایسی ہے۔*

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: *نہیں سر، سننا تو چاہیئے نا۔*

جناب سپیکر: *نہیں نہیں، وائنڈ اپ نہیں ہو رہی، آپ بیٹھ جائیں، وقت ضائع کر رہے ہیں نا۔*

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میں وقت ضائع نہیں کر رہا، منسٹر صاحبان سارے خاموش بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: نه نه، زما زړه لوے دے No cross taking; no cross talking، دا که هاؤس اجازت را کوی، دا ستا سو موشن، میں اس کو ختم نہیں کر رہا، اس کو میں مزید پینڈنگ رکھ رہا ہوں، اگر ہاؤس اجازت دیتا ہے۔

آوازیں: Yes، اجازت ہے۔

جناب سپیکر: Oh, thank you very much۔ دا پینډنګ ساتو او د کمیټۍ د پاره ثاقب خان او دوئ هغه او کړو، کمیټۍ د پاره خو دا مشران به پکښے خامخا وی، جو اس علم پر تھوڑا بہت سمجھتے ہوں اور جن کی اچھی تجاویز، کیونکہ یہ ایک ایسی بیماری ہے، کینسر سے زیادہ خراب بیماری ہے، اس کا علاج تو ڈھونڈنا ہی ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس میں سر، میری ایک Suggestion یہ ہے، جناب سپیکر، اس میں میری ایک Suggestion یہ ہے کہ میاں صاحب نے کرپشن کے خاتمے کیلئے بات کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں سر، یہ کہہ رہا ہوں کہ کم از کم یہاں پر جتنے بھی بیٹھے لوگ ہیں، ان کو چاہیئے کہ جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں، وہاں پر جو ڈی او آر بیٹھے ہیں لوکل، کم از کم ان کو تو وہاں سے ٹرانسفر کیجئے، کم از کم لوکل ڈی او آر تو نہیں ہونا چاہیئے۔ جب وہاں کا بندہ لوکل ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تو وہ کیسے چلے گا سر؟

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: یہ اس کو تو پینڈنگ کر دیا ہے، This is kept pending اور یہ کمیٹی کا بھی وہ لیتے ہیں اور آپ کی Cognizance لے رہے ہیں، آپ نے جو کچھ کیا، انہوں نے کہا، آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں اس پر۔۔۔۔۔

ایک آواز: آپ ہی بات کریں جی۔

جناب سپیکر: ہں؟

ایک آواز: آپ ہی بات کریں۔

جناب سپیکر: Definitely, definitely لیکن یہ جو کمیٹی ہو گی، اس میں آپ بھی بیٹھیں گے، یہ سارے جتنے Powerful لوگ ہیں، آپ سب اس میں بیٹھیں گے۔ اب یہ میاں نثار گل صاحب کا دو منٹ کیلئے ایک ایشو آیا ہے۔

آوازیں: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو پینڈنگ ہو گیا نا۔ میاں نثار گل صاحب! یہ جو تیل، گیس بند ہو چکا ہے، ویلز بند ہوئے ہیں، یہ کیوں بند ہوئے ہیں اور اس میں کیا مسئلہ ہے؟

ملک قاسم خان خٹک: سر، اس پر میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تہ بہ ھم پرے خبرے اوکڑے کنہ، ماتہ پتہ دہ، چہ ھغہ خبرہ اوکڑی نو تہ بہ خامخا پاخے خو دوہ منٹہ نہ زیات بہ ھغہ نہ وائی او دوہ منٹو نہ بہ زیات تہ ھم نہ وائے۔

میاں نثار گل کاکاخیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ علاقہ نشپہ بانڈہ ضلع کرک میں دو دن سے علاقہ کے عوام احتجاج کی وجہ سے تیل کی سپلائی بند ہو چکی ہے جس میں تقریباً دو دن میں حکومت کو تیس کروڑ کا نقصان ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر، اس پر میں دو تین منٹ لونگا کیونکہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور اس پر میں ایوان کو بھی اور آپ کو بھی بتانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے کہ جنوبی اضلاع میں اور خصوصاً ضلع کرک میں بہت سے تیل اور گیس کے کنویں ہیں جن سے روزانہ کروڑوں کی تعداد میں تیل اور گیس پورے پاکستان کو جارہی ہے۔ جناب سپیکر، دو دن پہلے نشپہ بانڈہ جدھر چار کنویں ہیں، ویلز ہیں، ادھر بہت بڑا ذخیرہ ہے، ان لوگوں نے احتجاج کیا تھا اور کام بند کروایا تھا۔ کل صوبائی حکومت کے چیف سیکرٹری نے اس پر مجھے فون کیا اور ہوم سیکرٹری نے فون کیا کہ آپ چلے جائیں، آپ کا حلقہ ہے، علاقے کے عوام احتجاج پر ہیں، 'مین' روڈ، انڈس ہائی وے بند ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! د دے ایشو بہ تاسو جواب ورکوئ۔ تاسو لږ کښینئ، لږ سیریس واورئ چہ دا یو ایشو دہ او گورنمنټ تہ ھم نقصان دے او علاقے تہ ھم د دوئ نقصان دے۔ جی۔

میاں نثار گل کاکاخیل: آپ ان لوگوں کے ساتھ مل بیٹھ کر مذاکرات کر لیں کہ جس طرح بھی ہو یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے کہ درہ آدم خیل کو 'کراس' کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، میں کل اسمبلی میں بھی نہیں تھا، گیارہ بجے میں ادھر سے روانہ ہوا اور تقریباً تین چار بجے ادھر مذاکرات کر کے شام کو میں واپس پہنچا۔ جناب سپیکر، درانی صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے پانچ سال وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں، یہ کمپنیاں 2002 سے آئی ہوئی ہیں۔ ہمارے علاقے میں جو بھی کام ہوتا ہے، اس پر ہم مل بیٹھ کر فیصلے کرتے تھے اور شکر الحمدللہ علاقے میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بھی خراب نہیں تھا، ضلع کرک ایک پر امن علاقہ ہے اور میں جناب سپیکر، یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال کے بجٹ میں صوبائی اسمبلی میں فنانس میں اب تک نو ارب روپے صرف کوہاٹ ڈویژن سے رائلٹی صوبے کو پہنچ چکی ہے اور ساتھ ساتھ میرے خیال میں Expectations ہیں کہ تقریباً جون تک بارہ ارب روپے پہنچ جائیں گے اور میرے خیال میں مرکزی حکومت کو تو اربوں روپے کا فائدہ ہو گا لیکن جناب سپیکر، یہ کس طرح بات ہے کہ تین دفعہ احتجاج ہوا، تین دفعہ میٹنگ ہوئی اور یہ دیکھو ڈی او آر، ڈی سی او اور پولیس افسران کا اور میرا ادھر معاہدہ ہوا ہے، قوم کے ساتھ، آصف زرداری صاحب کہتے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب کہتے ہیں، سب کہتے ہیں کہ پانچ کلو میٹر Radius میں لوگوں کو گیس ملنی چاہیئے، میرے خیال میں آج تک آپ جدھر بھی جائیں پانچ کلو میٹر Radius میں Automatically ان لوگوں کو گیس شروع ہو جاتی ہے لیکن میرے خیال میں یہ علاقہ تقریباً ڈیڑھ سال سے روزانہ احتجاج کر رہا ہے، میں میاں صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، ایک دو دفعہ ان کے ساتھ میٹنگ بھی کروائی ہے لیکن ابھی جب مشران احتجاج پر ہوتے ہیں، مجھے صوبائی حکومت کہتی ہے کہ چلے جائیں، کل جب میں ادھر گیا تو لوگ مجھے کہہ رہے تھے کہ آپ حکومت کی طرف سے اور کمپنی کی طرف سے دلالی نہ کریں اور ہم احتجاج پر ہیں، ہم جلوس کریں گے، ہم جیلوں میں جائیں گے جس طرح بھی ہو۔ پھر میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا، میں نے کہا جب آپ لوگ احتجاج کریں گے میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ اس جلوس میں بیٹھوں گا لیکن واپس نہیں جاؤں گا۔ میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ لوگوں نے میری بات مان لی اور شکر الحمدللہ کہ وہ احتجاج ہفتہ کیلئے ختم ہو گیا لیکن جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ برائے مہربانی یہ ایک معزز ایوان ہے، آپ ایک اچھے سپیکر بھی ہیں، آپ ایک پارلیمانی کمیٹی بنا لیں، چار پانچ ایم پی ایز جو بھی آپ کو پسند ہوں، وہ بنوا لیں اور دو دن اس علاقے میں چلے جائیں جو علاقہ حکومت کو کروڑوں کا، اربوں کا منافع دے رہا ہے، کوئی دو دن کیلئے ادھر زحمت کر لیں اور ادھر دیکھ لیں کہ

ان لوگوں کے حالات کیسے ہیں، ان لوگوں کی زندگی کیسے ہے؟ پھر وہ واپس آکر اس ایوان میں رپورٹ دے دیں اور پھر علاقے کے عوام کی خاطر اور اس صوبے کے مفادات کی خاطر اور مرکز کے مفادات کی خاطر اس رپورٹ پر عمل درآمد ہو لیکن جناب سپیکر، ادھر مسئلہ خراب ہوا ہے، میں ذرا درانی صاحب کی بھی توجہ چاہتا ہوں اس مسئلے پر کہ تھوڑا سا احتجاج جب ہوتا ہے تو کمپنیاں کہتی ہیں کہ وہ وائنڈ اپ ہو رہی ہیں، او جی ڈی سی کہتی ہے کہ ہم جا رہے ہیں، مول کہتی ہے کہ ہم جا رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، میرے خیال میں جانے والے نہیں ہیں، میں ایک دن اس حلقے کا نمائندہ تھا، 2002 سے اکرم خان درانی چیئر کر رہے تھے، میں وہ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں، کمپنیوں نے کہا کہ ہم جا رہے ہیں تو اس کے یہ الفاظ تھے کہ جب میرے صوبے میں آپ لوگ کام کرتے ہیں تو آپ میری مانیں گے، اگر میری نہیں مانیں گے تو جب بھی آپ جائیں چلیں جائیں، میں دوسری کمپنیوں کو لاؤنگا، تو میرے خیال میں جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لوگ کیوں احتجاج کر رہے ہیں، ہمارے لوگ کیوں لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر آ رہے ہیں، ہمارے لوگ کیوں اس پر وہ ہو رہے ہیں؟ لیکن ان کو ابھی حق نہیں دیا جا رہا، وہ حق جو قانون دے رہا ہے، وہ جو اسلام دے رہا ہے، وہ حق جو کمپنیاں دے رہا ہے، اس کو آپ نہیں دے رہے ہیں، پھر اس پر احتجاج ہوتا ہے۔ میں جناب سپیکر، یہ کہنا چاہتا ہوں، ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے، یہ سارے ممبر بیٹھے ہوئے ہیں، دو دن کی تکلیف آپ لوگ کر لیں، میرے خیال میں نہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ خراب ہوگا، اس میں ہنگو بھی ہے، کوہاٹ بھی ہے اور کرک بھی ہے، جس میں تقریباً ابھی تک نو، دس، بارہ کنویں کامیاب ہوئے ہیں اور ساٹھ ستر کنویں ادھر اور بھی ہیں، کمپنیاں آئیں گی لیکن یہ اسی طرح لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے خراب ہونگے تو پھر کوئی ایگریمنٹ نہیں کرے گا، کمپنیوں کیلئے بھی تکلیف ہوگی، ہم عوامی نمائندے ہیں، ہمارے لئے بھی تکلیف ہوگی، میرے خیال میں سب سے اہم مسئلہ اس صوبے کیلئے، اس اسمبلی کیلئے اور اس صوبے کے بچے کیلئے تیل اور گیس کے علاوہ کوئی نہیں ہے، اگر اس کیلئے ایک پارلیمانی کمیٹی بن جائے اور وہ علاقے کی وزٹ کرلے اور وہ رپورٹ پھر مرکز کو اور پھر صوبے کو آ جائے، میرے خیال میں جناب سپیکر، جب تیس کروڑ روپے، جناب سپیکر، جب تیس کروڑ روپے دو دن میں خراب ہو رہے ہیں اور وہ لوگ دس کروڑ کا ڈیمانڈ کریں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> تو میرے خیال میں تو بہت چھوٹی سی بات ہے اور میں چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان، دومنٹ، Only two minutes۔
میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر، میں نے اپنی بات پوری نہیں کی ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: ہوگیا، ہوگیا، بس آپ کی بات پہنچ گئی لوگوں تک۔ جی، قاسم خان خٹک صاحب۔
ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ حقیقت دے چہ دا څہ میاں نثار گل صاحب اووئیل، زہ پرون چہ څہ وخت راتلم نو فوراً ما درانی صاحب تہ اووئیل، د هغوی پہ نوٹس کښې مې داخبره راوستہ او تاسو تہ مې چټ درواستولو چہ سر ما تہ پہ پوائنٹ آف آرډر باندې اجازت راکړه خو شاید ستاسو سره ټائم نہ وو او تاسوما تہ پہ هغې ټائم باندې ټائم رانہ کړو۔ زہ پرون چہ د کلی نہ اسمبلئ تہ راتلم جی، پہ هزارها خلق 28 گھنټې جی نهر پراتہ وو او دومره ظلم او دومره پولیس هلتہ کښې، د مشفہ پلاټ نہ ئې گھیره کړې وه، هغہ د 28 گھنټې نہ، هلتہ چہ ما تہ پتہ اولگیده چہ هلتہ کښې خواتین رااووتلې، داسې یوه واقعہ مخکښې پہ تهیری کښې جی شوې وه۔ داسې څہ چہ میاں صاحب اووئیل، زہ بالکل د دې تائید کوم جی، زمونږه سره دومره لوې ظلم دې، د ډهائی سال نہ او دا داسې کمیټی کہ جوړه شی د دې هاؤس، ما پہ فرسټ تقریر کښې پہ دې اسمبلئ کښې دا وئیلی وو، تاسو تہ مې هغہ تیل راوړې وو او تا تہ مې هغہ خاوره راوړې وه۔ زہ دا وایم چہ کہ داټولہ اسمبلی هلتہ کښې لاړه شی، دې هاؤس تہ مونږ ریکویسټ کوؤ، زمونږ ملیمانہ شئ، زمونږه حالات اوگورئ، جناب والا، ایس این جی پی ایل او هلتہ کښې مول کمپنی، او جی ډی سی ایل، هغوی د خلقو سره ظلم کوی او هغہ خلق بالکل، مونږ پرامن خلق یو، مونږ نہ غواړو چہ تشدد اوکړو خو تشدد تہ مونږه مجبوره کیږو۔ هغہ ورځې څہ شوې، هغہ 'خپلہ خاروه خپل اختیار' ، مونږ خپلہ خاروه باندې چہ کومې زمکې پرتې وې جناب والا، زمونږ زمکہ ده، زمونږ خاوره نہ دغہ شې کیږی او د صوبې د بجټ انحصار اټهارهویں ترمیم سره چہ دا اوس ففتی پرسنټ ټول وسائل دې صوبې تہ راغلل، اوس خو نور اهمیت د کرک ضلعې دې، تاسو خدارا داسې قسم کمیټی جوړه کړئ، داسې انتظام اوکړئ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ اود ریږئ د اکرم خان درانی صاحب ډیره تجربه ده، لږ د دوئ نه وارو چه اکرم خان درانی صاحب، چه څه جی، حل ئے څه دے جی د دے مسئلو؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، آپ کی مہربانی ہے-----۔

جناب سپیکر: د دے کرک والا۔

قائد حزب اختلاف: اور ہمارے جو معزز اراکین، کرک سے میاں نثار گل صاحب نے، ملک قاسم نے جو نکتہ اٹھایا ہے، وہ بڑا اہم ہے جی اور میرے خیال میں اگر ہم اس پر توجہ دیں تو خیبر پختونخوا کیلئے، چونکہ پہلے تو ہمارا گزارا صرف بجلی کے منافع یا اسکی رائلٹی پر تھا لیکن ابھی اسکے مقابلے میں بجلی کچھ بھی نہیں ہے اور یہ صرف کوہاٹ کرک نہیں ہے بلکہ اسکی جتنی بھی وہاں پر ریسرچ ہوئی ہے، اس میں بنوں، لکی مروت اور ہمارا جو ٹرائبل کا علاقہ ہے میر علی تک، مکمل طور پر وہاں پر اتنے ذخائر ہیں کہ اسکی معلومات بھی میرے پاس ہیں کیونکہ ہر ایک آدمی کے ساتھ میرے وہاں پر جانے کیلئے انتظامات بھی تھے اور اسکی رپورٹیں بھی پھر انہوں نے مجھے پہنچائی ہیں، تو میرے خیال میں وہاں پر جو کرک کے عوام ابھی ایک احتجاج کر رہے ہیں، وہ حق بجانب ہیں جی۔ میاں نثار گل صاحب میرے ساتھ تھے، وہاں پر جو کوئی مسئلہ آتا تھا تو میں کمپنی والوں کو خود بلا کر اور وہ ہر وقت میٹنگ خود کروایا کرتا تھا اور پھر آپس میں وہاں پر لوگوں کے جتنے بھی ڈیمانڈز تھے، ان کو کمپنی پہ منواتا تھا کیونکہ وہ کمپنی بھی بہت زیادہ منافع لے رہی ہے، اسکا جی اندازہ نہیں ہے۔ میں کرک کے عوام سے اور ہمیشہ اپنے ایم پی ایز سے بھی یہی گزارش کرتا تھا کہ خدا کیلئے ان لوگوں کے ساتھ تعاون کریں۔ یہ لوگ اگر یہاں پر آتے ہیں، یہاں پر کام کرتے ہیں، مزید اس پر ریسرچ ہو، کچھ نکالتے ہیں تو ہمارا تو فائدہ یہ ہے اور یہ میاں صاحب نے کہا، میرے خیال میں ساٹھ کنوؤں سے بھی زیادہ ہیں جو میری رپورٹ میں ہیں۔ ہنگو، کوہاٹ، کرک، لکی مروت میں بھی ابھی وہاں پر اس پہ کام ہو رہا ہے اور مجھے کمشنر بنوں نے کہا کہ میں نے اس کیلئے انتظامات بھی کیے ہیں تو اس کیلئے میں نے پھر ایک الگ سیکرٹری، جس کا کوئی کام نہیں تھا اکرام صاحب، مقرر کیا، پی اینڈ ڈی کی طرف سے کہ کام آپ کا صرف ایک ہوگا کہ آپ ڈیل کریں گے، صرف ان آئل کمپنیوں کو اور وہاں کے عوام کو اور کوئی بھی جب مسئلہ آتا تھا تو اکرام وہاں پر میرے دفتر میں یا پی اینڈ ڈی میں ان کے ساتھ بیٹھ کے، اور اس کی Limit سے جو اوپر بات ہوتی تھی، پھر وہ مجھے لے آتے اور وہاں پر پھر میں خود اس کے ساتھ میٹنگ کرتا تھا۔ ابھی چونکہ میاں صاحب کو میں

سنتا ہوں، کبھی کبھی ان کے ساتھ میٹنگز زیادہ تر غالباً میاں صاحب کے حوالے کی گئی ہیں یا جب میں ٹی وی یا اخبار میں دیکھتا ہوں لیکن یہ جی فل ٹائم جاب ہے کیونکہ آپ کی جتنی بھی معدنیات ہیں، آپ کے صوبے کی جتنی بھی آمدن ہے، اسکو ایک طرف کر لیں، میرے خیال میں میاں صاحب نے آٹھ ارب کی بات کی، یہ ابھی جو آنے والا وقت ہے، جب ہمیں بجٹ میں بتائیں گے اور این ایف سی کا جو ایوارڈ ہوگا اور اٹھارہویں ترمیم میں جب یہ ذخائر صوبوں کو ملیں تو میرے خیال میں یہ اتنی آمدن ہوگی کہ آپ کو اندازہ ہو جائے گا، تو اتنی اہم بات، ایک تو اس پر میں نے پانچ فیصد ان اضلاع کو (رائلٹی) دی تھی، اس وقت بہت کم منافع تھا۔ جب وہاں پر اس ضلع کے لوگوں کا آپ خیال رکھیں گے تو سارے سیکیورٹی والے بھی بن جائیں گے اور اسکا خیال بھی رکھیں گے اور اگر آپ اس ڈسٹرکٹ کی ڈیویلپمنٹ کا خیال نہیں رکھیں گے تو وہ لوگ کہیں گے کہ ہماری زمین سے جو ذخائر نکلتے ہیں ہمیں اس کا کیا فائدہ ہے؟ تو اس میں پھر لوگ روکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ میں تو یہ بھی گزارش کرونگا کہ جو پانچ فیصد ہم نے کی ہے ان اضلاع کی، ابھی گورنمنٹ اگر وہاں پر لوگوں کے ذہن میں ایک بات لاتی ہے کہ گورنمنٹ آپ کے ساتھ ہے اور موجودہ حکومت جو ہے، آپ کی ڈیویلپمنٹ کیلئے توجہ رکھتی ہے تو اس کیلئے اگر ممکن ہو تو یہ پانچ فیصد سے بڑھا کر یہ پندرہ فیصد کی جائے تاکہ وہاں پر کرک، کوہاٹ اور ہنگو کے لوگوں کو اگر پندرہ فیصد رقم ان کے منتخب اراکین بتائیں گے کہ ہمیں بیس کروڑ روپے آئے ہیں اور یہ اس ضلع کی ڈیویلپمنٹ پر خرچ ہوں گے، اگر بارہ پندرہ ارب روپے آتے ہیں ایک ضلع سے تو میرے خیال میں اس کو اگر ہم پندرہ بیس کروڑ روپے دے دیں، میرے خیال میں کوئی بھی آدمی کرک سے نہیں نکلے گا، نہ روڈ بلاک کرے گا، نہ وہاں کے آئل پر قبضہ کرے گا، وہ میرے خیال میں سارے سیکیورٹی کیلئے کھڑے ہو جائیں گے، تو میری گورنمنٹ سے ایک ریکویسٹ آپ کی خاطر یہ ہے کہ ایک تو اس کیلئے الگ، میاں صاحب اپنے دفتر میں رکھتے ہیں، چیف منسٹر صاحب اس کیلئے الگ ایک سیکرٹری دیں جو صرف اس کو ڈیل کرے اور ان کے جو مسائل ہیں، اور دوسرا یہ ہے کہ یہ بھی گورنمنٹ ابھی اس پر نظر ثانی کرے کیونکہ اس بجٹ میں وہ ساری آمدن Show ہوگی اور جب کرک، ہنگو اور کوہاٹ کے لوگوں کو معلوم ہوگا کہ میرے ضلع کے اتنے اربوں روپے نکل رہے ہیں، اس میں میرا حصہ کیا ہے؟ تو اس میں وہاں پر لوگوں کو تسلی کیلئے اور انکا ایک حق بھی ہے کہ اس کو پانچ کی بجائے پندرہ فیصد کی جائے اور میاں صاحب سے اور گورنمنٹ سے ہماری گزارش ہے کہ اس کیلئے 'سیکرٹ' بالکل جس کا کوئی دوسرا کام نہ ہو، صرف انکی سیکیورٹی اور وہاں پر ان لوگوں کے جو جائز ڈیمانڈز ہیں، ابھی میاں صاحب کے

پاس اور ملک قاسم کے پاس جو معاہدہ ہے، اس پر ڈی سی او کے دستخط ہیں، وہ گورنمنٹ کا ذمہ داری آدمی ہے، وہ صوبائی گورنمنٹ کے Behalf پر وہ کرتا ہے، اگر اس پر کمپنی والے عمل نہیں کرتے ہیں تو میرے خیال میں گورنمنٹ کو فوری طور پر کمپنی والوں کو بھی بلانا چاہیئے اور منتخب اراکین جو کرک کے ہیں، انکو انکے ساتھ بیٹھا کر اور اسی مسئلے کا حل نکالنا چاہیئے۔ میں آپکا بھی مشکور ہوں، چونکہ بڑا اہم مسئلہ تھا اور آپ نے مجھے ٹائم دیا اور گورنمنٹ سے بھی مجھے یہی امید ہے کہ میاں صاحب اسکو Priority No. 1 پہ رکھیں گے اور جو میری تجاویز ہیں، اگر وہ قابل عمل ہوں تو اس پر ہمدردانہ غور کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی یہ واقعی Sensitive issue ہے، اس لئے میں نے بھی اس کو اٹھایا۔ میاں افتخار صاحب! یہ آپ اس کو وائنڈاپ بھی کرلیں اور اچھے طریقے سے اسکا جس طرح آپ کہہ رہے ہیں، تو اس کا Kindly جی، پلیز میاں افتخار صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر صاحب، آپ کی بڑی مہربانی۔ جیساکہ میاں نثار گل صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا، ملک قاسم صاحب نے بھی کہا، درانی صاحب نے بھی اپنے تجربے کی بنیاد پہ تجاویز دیں، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے اور اس بنیاد پہ چونکہ اس کو پہلے اے سی ایس ہوم، فیاض طورو صاحب ڈیل کیا کرتے تھے، میں کمیٹی کا چیئرمین ضرور تھا لیکن چونکہ یہ کافی وقت مانگنے والا اور بڑا ایسا پیچیدہ مسئلہ ہے کہ ہر وقت اس کو دیکھنا پڑتا ہے تو اے سی ایس ہوم اس کو ڈیل کیا کرتے تھے، Daily جو ان کے مسائل تھے اس Base پہ لیکن اس کے بعد جب وہ وہاں سے گئے تو اب ہمارے ہوم سیکرٹری ارباب صاحب جو ہیں، وہ اس کو ڈیل کرتے ہیں اور ان ساتھیوں کو پتہ بھی ہے کہ جب بھی ہم نے ان کو بلایا تو ہم نے کمپنی والوں سے ہی یہ بات کی ہے کہ آپ کی غلطیاں ہیں اور ہم نے اپنے عوام کے مطالبات کو جائز مان کے ان کے سامنے یہ مسائل اٹھائے ہیں۔ اب بھی ہم یہی سمجھتے ہیں کہ علاقے کے لوگوں کا جو ڈیمانڈ ہے، وہ جائز ہے۔ ٹیکنیکل مشکلات ضرور ہیں، میدان میں کام کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے، باتیں کرنا بڑا آسان ہوتا ہے لیکن پریکٹیکل اقدامات اٹھانا کافی مشکل ہوتا ہے۔ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ہم ایک دیہات کو اگر گیس دینا چاہیں تو دوسرا دیہات اٹھ کھڑا ہوتا ہے، وہی پائپ اٹھا لیتے ہیں، نہ پھر ہمیں سمجھ آتی ہے کہ اب کس کو دیا جائے کس کو نہ دیا جائے؟ گیس تقسیم کرنے کا بھی ہمیں بڑا پیچیدہ مسئلہ درپیش ہے۔ پھر یہ بھی کہ اگر وہاں پہ کسی کو گیس ملی ہوئی ہے تو وہاں پہ میٹر جو لگایا گیا ہے، وہ میٹر بھی لگنے نہیں دیتے، ریکارڈ پہ آنے بھی نہیں دیتے۔ اپنی مرضی کا کنکشن لینا، اپنی مرضی سے پائپ اٹھانا، یہ بھی ایک ایسا

پیچیدہ مسئلہ ہے کہ یہ کمپنیوں کیلئے ایک مسئلہ بن جاتا ہے اور ہم ہر بار قوم سے بھی یہی اپیل کرتے ہیں کہ خدارا آپ کے جائز مطالبات ہیں، وقت درکار ہے، وقت اتنا ضرور ہمیں دیجئے کہ ہم یہ مسائل حل بھی کر سکیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آمدن کافی زیادہ ہے اور اب تو جس طرح ہمارے صوبے کی بجلی کے بعد جو گیس اور آئل کی بات کی گئی، چونکہ درانی صاحب نے اشارہ بھی کیا، اب تو وزیرستان کا جو علاقہ ہے جو کہ ہم صرف پہاڑ ہی سمجھتے ہیں، وہ بھی اس سوئی گیس اور تیل سے مالا مال ہے اور جتنی ہمیں معلومات حاصل ہیں تو ہم وہاں خلیج کا جو تیل اور گیس ہے، وہ بھول جائیں گے، اگر ہمارے ذخائر حقیقی معنوں میں ہم بروئے کار لا سکیں، اتنا یہاں پہ پوٹنشل موجود ہے اور ہم اسی کیلئے یہ سب طریقے اپنا رہے ہیں کہ کہیں کمپنیاں لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کی بنیاد پہ، دہشت گردی کی بنیاد پہ، ہم ہر بار ان کو تسلیاں دیتے ہیں، ان کو سنبھالنا، وقت پہ کام کرنا، کنوؤں کو محفوظ رکھنا، ان کے جو اپنے کارندے ہیں ان کو محفوظ رکھنا، ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ ان کے کارندوں کو شہید کیا جاتا ہے، پھر وہ فیلڈ میں نہیں جاتے، ان کو فیلڈ میں لے جانے کیلئے پھر ہم بڑے جتن کرتے ہیں۔ ایک تاثر بھی ہے کہ اس صوبے میں ترقیاتی کام کرنا اور پھر ایسے لوگوں کا کام کرنا کہ جو اس صوبے سے ان کا تعلق نہ ہو، ان کیلئے کافی مشکل ہو جاتا ہے، لہذا ٹیکنیکل لوگ چونکہ ایسے ہیں کہ ہمارے صوبے میں نہیں ہیں، دیگر صوبوں میں ہیں تو بڑے جتن سے ہم کوشش بھی کرتے ہیں، منت سماجت بھی کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور میاں صاحب! بغیر ان کمپنیوں کے تو یہ کام ہو بھی نہیں سکتا۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: یہی میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اگر ہو سکتا تھا تو ہم بہت پہلے کر چکے ہوتے۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: میں بڑے شریفانہ انداز میں، زہ ستاسو طرف تہ راځمہ، درانی صاحب! زہ ستاسو طرف تہ راځم۔ بالکل یہ آپ درست فرما رہے ہیں، یہ ان کو بھی احساس ہے جنہوں نے مسئلہ اٹھایا ہے، ان کو بھی احساس ہے۔ درانی صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے اپنے وقت میں بھی ان کو یہ کہا ہے لیکن چونکہ اب دہشت گردی ان دنوں میں اتنی نہیں تھی، صورتحال اب کچھ ایسی بن چکی ہے کہ جن جن لوگوں کو جس طریقے سے ہم سنبھال سکتے ہیں، علاقائی سطح پہ وہ جائز مطالبات کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں لیکن تاثر یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ تو لوگوں کو کام کرنے نہیں دیتے، یہ تو ہر بار مسئلے اٹھا دیتے ہیں، لہذا بالکل یہ جائز کہہ رہے ہیں، ہم نے ٹیبل کی بنیاد پہ کہ Table talks کی بنیاد پہ یہ مسائل حل ہوتے ہیں

اور ہم نے ان کے مسائل کو جائزہ مانا ہوا ہے۔ یہ جو پانچ کلو میٹر Radius کی یہ بات کرتے ہیں، وہ بھی ایک ایسا ٹیکنیکل مسئلہ ہے کہ ان کو خود بھی پتہ ہے کہ کتنی بار ہم اس پہ ڈسکشن کر چکے ہیں۔ ابھی تک بلوچستان میں ان لوگوں کو وہ سہولت نہیں ملی جس سے سارا پاکستان جو ہے، وہ فائدہ اٹھا رہا ہے، لہذا ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ایسا ہی ہو جس طرح یہ چاہتے ہیں اور ان کے تمام مسائل اسی طرح حل ہوں۔ اب ہم ان کے مشکور ہیں کہ ایک ہفتے کیلئے انہوں نے ان سے ٹائم مانگا ہے، اسی دوران ہم مل بیٹھیں گے۔ کمیٹی تو بنے گی، کمیٹی جائے گی، ان کا علاقہ دیکھے گی تو وہی کچھ کہے گی جو یہ کہہ رہے ہیں اور جو کہہ رہے ہیں، وہ ہم مان رہے ہیں، ہم ان سے ڈیفر نہیں کر رہے، ایک مسئلہ، ایک مشکل ہے اور جو درانی صاحب نے کہا بالکل میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ فل ٹائم جاب ہے، وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس بھی اتنا وقت نہیں ہے ورنہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس مسئلے پر کافی اجلاس کیے ہیں، میں نے خود کافی اجلاس کیے ہیں اور اسی طرح اے سی ایس ہوم نے کیے ہیں اور اب جو ہے ہوم سیکرٹری وہ کرا رہے ہیں لیکن یہ فل ٹائم جاب ہے، میں بالکل ان سے Agree کرتا ہوں۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہی درخواست کروں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ مانیں گے کہ ایک ایسا شخص ضرور ہونا چاہیئے کہ چوبیس گھنٹے اس کا یہی کام ہو کہ اب کیا ہو رہا ہے، کیسے ہو رہا ہے، کمپنیوں نے جو کیا ہے، وہ کس غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں، عوام کو کیا تکلیف ہے؟ تو اس بنیاد پہ بالکل یقیناً ایک ایسا آفس، ایک ایسا بندہ ضرور ہونا چاہیئے کہ چوبیس گھنٹے ان کے مسائل کو دیکھے اور بالکل میاں صاحب نے جس طریقے سے فرمایا، قاسم صاحب نے جس طریقے سے فرمایا اور جس طریقے سے درانی صاحب نے بڑے صبر و تحمل سے ہمیں جو تجاویز دیں، بالکل اس پہ عمل کریں گے۔ یہ پانچ پرسنٹ کی جو بات ہے، پہلے آمدن کم تھی، اب آمدن کافی زیادہ ہو چکی ہے، یہ پانچ پرسنٹ بھی کافی زیادہ ہے کہ ان کو مل رہا ہے لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پانچ پرسنٹ سے بھی اس میں زیادہ اضافہ کیا جا سکے کیونکہ یہ ان علاقوں کا حق ہے اور انہی پہ پہلے لگنا چاہیئے، بعد میں جو ہے پھر دیگر صوبوں پہ لگنا چاہیئے اور پھر پاکستان میں لگنا چاہیئے اور میں جاتے جاتے اتنا کہوں کہ یہ تو تیل اور گیس کا مسئلہ ہے، لکی مروت کی بات آئی تو وہاں پہ یورینیم ہے، یورینیم کے پہاڑ ہیں سپیکر صاحب، یورینیم وہ دھات ہے جو ایٹم بم میں استعمال ہوتی ہے۔ شاید دنیا میں سب سے کافی قیمتی دھات جو ہے، وہ یورینیم ہے اور اس یورینیم کا مالک خدا نے خیبر پختونخوا کے عوام کو بنایا ہے، لہذا قدرت نے ہمیں کافی دولت دی ہے۔ بدقسمتی سے اس کا بھی رابطہ پنجاب سے جوڑا ہوا ہے لیکن ہماری طرف سے اس کا کوئی رابطہ نہیں ہے لہذا اس مسئلے پہ بھی بجائے اس کے کہ وقت آئے اور ہم

اس پہ غور کریں، جس بندے کو یہ ڈیوٹی دی جائے گی کہ تیل اور گیس پہ نظر رکھے تو ساتھ یورینیم پہ بھی نظر رکھے کہ وقت آنے پہ ہم اس کا بر وقت فیصلہ کر سکیں اور ساتھ ہم چترال کے سونے کے پہاڑوں کا بھی ذکر کریں گے کہ تیس سال سے چترال میں سونا دریافت ہو چکا ہے اور اس سونے کو ٹسٹ کرتے کرتے وہ پہاڑ ختم ہو گئے لیکن ہمیں ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ وہ سونا کہاں گیا؟ لہذا اس پہ بھی نظر رکھنا چاہیئے کہ سونے کے پہاڑوں کو بھی محفوظ کیا جا سکے۔ یورینیم کو بھی محفوظ کیا جا سکے، تیل اور گیس کو بھی محفوظ کیا جا سکے تاکہ قدرت نے جس دولت سے ہمیں جو عزت بخشی ہے، بجائے اس کے کہ ہمارے بچے بھوک اور افلاس سے مر جائیں، وہ دیگر لوگوں کی نوکری کریں، خدا کرے کہ ہمارا وہ وقت آئے کہ لوگ ہمارے پاس نوکری کیلئے آئیں، ہم کسی کے پاس نوکری کیلئے نہ جائیں۔ بڑی مہربانی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔ اجلاس کو مورخہ 15-04-2011 بروز جمعہ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 15 اپریل 2011، صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)